

کوه قاف کا سردار



مونہ رضوان

کوه قاف کا سردار

مونہ رضوان

❖❖ کوه قاف کا سردار ❖❖

_قسط_1_

♥_رائیٹر_مونہ رضوان

یہ صرف ذہن کی تخلیق ہے اس کا حقیقت سے کوئی
تعلق نہیں ہے اس لیے اسے کہانی سمجھ کر انجوائے
کریں اور مجھے فالو اور سپورٹ کریں ت کہ میں ناول
😊جاری رکھوں



کوہ قاف کے پہاڑ برف میں ڈھکے ہوئے تھے۔۔ دور دور تک کسی ذی روح کی موجودگی کا گمان نہ تھا۔۔ اور وہاں انسان تو کیا کوئی پرندہ بھی پر نا مار سکتا تھا۔ بظاہر وہاں کوی نہیں رہتا تھا مگر وہ جگہ خالی نہیں تھی۔۔ ایک مخلوق بستی تھی وہاں جو انسانی آنکھ سے اوجھل تھی۔۔ اور وہ تھے جنات۔۔ جنات کے دو قبیلے یہاں آباد تھے ایک قبیلہ شیاطین کا تھا اور دوسرا مسلمین کا۔۔ شیاطین اور مسمان جنوں کے درمیان ایک حد مقرر تھی اس کے باوجود شیاطین اپنی شیطانوں سے باز نہ آتے تھے۔۔ اور کبھی کبھار دونوں قبیلوں کے درمیان کافی لڑائی ہو جاتی تھی۔۔



اسلام و علیکم سردار ازلان۔۔۔ ایک جن نے آکر سردار
ازلان کو سلام کیا ۔۔

وعلیکم سلام یاقوت کیا خبر ہے۔۔۔؟؟

ازلان نے خوش دلی سے پوچھا۔۔۔ اس وقت وہ اپنے کمرے
میں آرام کر رہا تھا جب ایک جن اجازت لے کر اندر داخل
ہوا جو اس کا وفادار ملازم تھا

سردار کابوت نے شادی سے انکار کر دیا ہے وہ ذبیہ سے
محبت کرتے ہیں ۔۔۔ وہ مان نہیں رہے ہیں چچا زاد سے
شادی پر

یاقوت نے افسردگی سے کہا

اچھا تو یہ بات ہے اسے اپنی ضد چھوڑنی پڑے گی ؟؟
سردار ازلان نے بہنویں سکیڑ کر پوچھا۔۔

سردار ہمیں معلوم نہیں کیا کریں مگر ایک اور بہت
بری خبر ہے۔۔۔

یاقوت نے پیشمانی سے سر جھکا کر کہا۔۔

کیا بری خبر ہے؟؟

ازلان نے حیرت سے یاقوت کو دیکھا

سردار کابوت ذبیہ کو لے کر انسانی دنیا میں چلا گیا ہے
اسے ڈھونڈنے میں ہم سب ناکام ہو چکے ہیں۔۔ یاقوت نے
شرمندگی سے سر مزید جھکا کر کہا

کیا؟؟ تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا ہے۔

ازلان نے غصے سے کرسی سے اٹھ کر کہا

سردار ہم نے کوشش کی کہ وہ مل جائے مگر مجبوراً آپ
کو بتانا پڑا ہم آپکو پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔

یا قوت نے سہم کر کہا از لان کے غصے سے سب ہی خوفزدہ تھے۔۔۔

ضدی تو وہ ہے ہی مگر اب اس کی اور ضد نہیں سنوں گا میں بس بہت ہوا میں خود اسے ڈھونڈوں گا۔۔۔
از لان کہہ کر غصے سے کمرے سے باہر آیا اور ملکہ کے کمرے کا رخ کیا۔۔

از لان اپنے قبیلے کا سردار تھا بادشاہ کی وفات کے بعد سرداری اسے سونپ دی گئی تھی اس کا چھوٹا بھائی کابوت شیاطین کی ایک جننی سے محبت کر بیٹھا تھا اور بسے لے کر انسانی دنیا میں چلا گیا جبکہ اس کی شادی اپنی چچازاد سے طے تھی مگر وہ ذبیحہ سے محبت کرتا تھا جو کہ اسلام قبول کر چکی تھی مگر از لان

کو یہ شیاطین کی ہی کوی سازش لگتی تھی۔۔۔۔ اس لیے
وہ ذبدہ سے نکاح کے خلاف تھا۔۔



سلام امی جان...ازلان نے ملکہ کو سلام کیا جو صوفے پر
بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ جان گی تھیں ازلان کی
آمد کے بارے میں
وعلیکم سلام بیٹا
ملکہ نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔

امی جان میں خود جا رہا ہوں انسانی دنیا میں کابوت کو
ڈھونڈنے اپ اجازت دیں۔۔۔۔ازلان نے ملکہ کا ہاتھ پکڑ کر
کہا

میرے بچے سنبھل کر رہنا اور کامیاب لوٹنا اللہ خیر کرے
گا

ملکہ نے ازلان کا غصہ دکھتے ہوئے اسے اجازت دے دی
ورنہ انسانی دنیا میں اس کا جانا کافی خطر ناک تھا۔۔۔
ازلان ملکہ کے ہاتھ چوم کر کمرے سے نکل آیا اب اسے
اپنی سرداری کسی اعتماد والے شخص کو سونپنی
تھی۔۔۔



کمینی دفع ہو جلدی کر برتن ویسے ہی پڑے ہیں اور تو
ٹھونسنے کے لیے بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ سدرہ نے اپنی معصوم
ند زینب کو کوسا بے چاری زینب نے ابھی پہلا لقمہ بھی

حلق سے نہیں اتارا تھا کہ بھابھی نے سلواتیں سنانا شروع کر دیں

جی بھابھی ابھی دھوتی ہوں بس کھانا کھا لوں

ذینب نے دوسرا نوالہ منہ میں ڈال کر کہا
بعد میں ٹھونس لینا ہر وقت تو کھاتی رہتی ہے۔۔ سدرہ
نے پھر سے اسے کوسا تو وہ کھانا اٹھا کر برتن دھونے لگی

ذینب کے والدین اس کے بچپن میں ہی گزر گئے تھے ایک
بھی تھا جو زن مرید تھا بیوی جو کہیت وہی کرتا تھا اس
لیے ذینب اکیلی ہی تھی

سدرہ نے کوی کسر نہ چھوڑی تھی ذینب کو تنگ کرنے
میں

سدرہ کی ایک ہی بیٹی تھی ثناء --- بارہ سالہ ثناء بھی
اپنی ماں سے کم نہ تھی

ذینب چھبیس کی ہو چکی تھی انتہائی حسین مگر
بہابھی اس کی شادی نہ کروانے کی قسم کھا چکی تھی
مفت کی کام والی جو ملی تھی ایسے کیسے چھوڑ
دیتیں--- 😞



❖❖ کوہ قاف کا سردار ❖❖

قسط 2

♥. _رائیٹر_ مونہ رضوان



ازلان نے چند با اعتماد بزرگوں کو اپنے انسانی دنیا میں جانے کا بتایا اور یاقوت کو چند دنوں کے لیے اپنی جگہ چھوڑ گیا۔۔۔ پورے قبیلے میں یہی بتایا گیا کہ ازلان چند دنوں کے لیے چلہ کر رہا ہے تا کہ شیا طین کو قابو کر سکے۔۔۔ ازلان جانے کی تیاری کرنے لگا ملک سے مل کر اور یاقوت کو چند اہم پہلو سمجھا کر اس نے انسانی دنیا کا رخ کیا۔۔۔ کافی دور جانے کے بعد وہ ایک جگہ بیٹھ گیا۔۔۔ کسی گھر کی چھت تھی ابھی ازلان کو کچھ دیر ہے گزری تھی کہ چھت پر کوی آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر آ گیا۔۔۔ ازلان ایک سفید بلے کی شکل میں چھت کے کونے میں بیٹھ گیا۔۔۔ آنے والی کوی حور تھی جس نے ازلان کو چند لمحوں کے لیے ساکت کر دیا تھا۔۔۔ زینب ابھی ابھی ٹھنڈے پانی سے برتن دھو کر آئی تھی۔۔۔ ٹھنڈ سے اس کے

باتھ سن ہو گے تھے۔۔۔ وہ چھت کے ایک کونے میں بیٹھ
گی اور رونے لگی۔۔ اسے انے حال پر شدید رونا آ رہا
تھا۔۔ کہیں سے ایک سفید سا بلا اس کے پاس آ کر بیٹھ
گیا۔۔ ذینب نے بلے کو اٹھا کر گود میں رکھا اور پیار کرنے
لگی۔۔۔ تم بھی میری طرح اکیلے ہو۔۔۔؟؟ کتنے پیارے ہو تم
۔۔ اور تمہاری یہ آنکھیں بالکل سیاہ ہیں۔۔ چلو آج سے
تمہارا نام کیرو بے ٹھیک بے تم میرے ساتھ رہو گے
ذینب بلے سے باتیں کر رہی تھی اور بلا اس کے ہاتھوں پر
ذبان سے بوسے دے رہا تھا۔۔ او ذینب اوپر جا کر مر گئی
بے کیا؟ آ بھی جا اب ثناء کو کھانا دے۔۔۔
سدرہ کی آواز پر ذینب سر پر پیر رکھ کر دوڑی۔۔ بلا
دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے اوجھل ہو گیا

بابا اس کو بھی اور کوی نام نہیں ملا تھا رکھنے کو
---کیرو---

ازلان مسکراتا ہوا ذینب کے پیچھے چلا گیا اس بار وہ
نظروں سے اوجھل تھا --- نیچے کا منظر دیکھ کر ازلان کو
شدید غصہ آیا

ثناء ابھی تم یہ بریانی کھا لو شام کو میں تمہیں کیک
بنا دوں گی ابھی میں تھک گی ہوں بہت
ذینب نے ثناء کو پیار سے سمجھایا

امی امی دیکھیں یہ ذینب مجھے مار رہی ہے

ثناء نے زور زور سے چلانا شروع کر دیا

ذینب نے بوکھلا کر ثناء کے منہ پر ہاتھ رکھ کر خاموش
کرانا جاہا تو ثناء نے اس کے ہاتھ پر کاٹ لیا

آہہہ ثناء تم رکو میں ابھی بنا دیتی ہوں
ذینب نے ہاتھ سہلاتے ہوئے کہا
نہیں اب تو امی سے مار پڑواؤں گی میں
ثناء نے منہ بسور کر کہا اور سدرہ کے کمرے کی طرف
چل دی
ازلان نے جلدی سے ذینب کے علم میں لائے بغیر ایک
کیک کچن کی شیلف پر رکھ دیا
ذینب نے مڑ کر دیکھا توشیلف پر کیک پڑا تھا وہ کافی
حیران ہوئی مگر تب تک سدرہ گالیاں بکتی نمودار ہو
چکی تھی۔۔۔
اے لڑکی کیا مسئلہ ہے کیا کہہ رہی ہے ثناء کیک بنا کر
دے اسے

سدرہ نے آتے ہی ذینب کے بال پکڑ کر اسے غصے سے کہا
بھابھی وہ کیک بن گیا ہے

ذینب نے بمشکل جملہ پورا کیا تو سدرہ اور ثناء چونک
گیں

اتنی جلدی...؟

کہیں کوئی یار وار تو نہیں ہے تیرا جو کیک دے گیا ہاں
سدرہ نے دوبارہ اس کے بال پکڑ لیے۔۔۔۔۔ اور خوب مار مار
کر چھوڑ دیا

ذینب زخموں سے چور بدن لے کر کمرے میں آ کر بستر پر
ڈھے گی۔۔ اس کا پورا بدن دکھ رہا تھا۔۔ اس نے دراز سے
پین کلر نکال کر کھای اور روتے روتے نجانے کب سو
گی۔۔۔۔۔ ازلان اس کے سونے کے بعد کمرے میں نمودار ہوا

اور ایک پرچی لکھ کر رکھ دی ساتھ میں ایک ٹرے میں
کھانا رکھ کر غائب ہو گیا اسے ابھی بہت دور جانا تھا۔۔۔



بابا کابوت نے اس شیطان جننی سے شادی کر لی اور اپ
کہتے ہیں کہ میں صبر کروں۔؟ کیسے صبر کروں بابا آپ
ہی بتائیں میں کیسے اس کے بغیر رہوں گی؟؟ نہیں بس
بہت ہوا میں جا رہی ہوں خود ہی اسے ڈھونڈ کر کمینی
کے چنگل سے نکالوں گی۔۔۔

کابوت کی پہلی منگتر ذنیرہ نے اپنے باپ کو وہیں
پریشان چھوڑا اور غصے میں قبیلے کی حد سے باہر آ گئی
ابھی وہ تھوڑی دور ہی پہنچی تھی جب اسے یاد آیا کہ
وہ کافی دور آگئی ہے اور اپنی چھڑی بھی گھر چھوڑ آئی

ہے۔۔وہ پریشان سے کھڑی تھی کہ اچانک وہاں شیاطین کے قبیلے کا ایک جن نمودار ہوا اور اسے لے کر اپنے سردار کے پاس پہنچ گیا۔۔

چھوڑو مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو چھوڑو۔۔۔ذنیہ مسلسل خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کی طاقت ان شیطانوں کے آگے بہت کم تھی۔۔۔ذنیہ کو سردار کے سامنے پیش کیا گیا۔۔سردار نے خباثت سے اسے دیکھا اور قہقہہ لگایا۔۔۔ہاہاہاہا واہ یہ دونوں منگیتر ہمارے قبضے میں ہیں اب تو مزہ ہی آجائے گا چنبیلی اسے لے جاو اور تیار کرو اب یہ ہمارا بستر گرم کرے گی۔۔ سردار شیطان نے گندی سی نظر ذنیہ کے وجود پر ڈالی اور چنبیلی اسے گھسیٹ کر وہاں سے لے گی۔۔۔۔

مجھے چھوڑ دو خدا کے لیے مجھے چھوڑ دو۔۔۔ ذنیرا
چنبیلی کے آگے ہاتھ جوڑ کر بھیک مانگ رہی تھی۔۔۔ ارے
جا لڑکی چھوڑ کیسے دوں تیرے آنے کے بعد سردار تیرے
ساتھ عیاشی کرے گا اور مجھے کچھ دن سکون رہے
گا۔۔۔ ہر وقت مجھے اپنے بستر پر رکھتا ہے تھک چکی ہو
میں۔۔۔ چنبیلی نے غصے سے کہا اور ذنیرا کو بستر پر پٹخ
کر دروازہ بند کر دیا
ذنیرا پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔ اس کی طاقتیں یہاں کام
نہیں کر پا رہی تھیں۔ وہ بے بسی کی مورت بنے وہیں
بیٹھی رہی۔۔۔



ذنیرا کی گمشدگی کی خبر پورے قبیلے میں پھیل گئی تھی ذنیرا کا والد پریشانی میں ملکہ کے پاس حاضر ہوا ملکہ نے اپنی طاقتوں سے ساری سورت حال دیکھ لی مگر ذنیرا ابھی کہاں موجود ہے یہ بات ان کے لیے جاننا بھی کافی مشکل ہو گیا تھا۔۔ملکہ نے ازلان کے دماغ میں ذنرا کی گمشدگی کا پیغام بھیجا جس کے جواب میں ازلان نے انہیں تسلی دی اور کوشش کرنے کا کہہ کر رابطہ منقطع کر لیا۔۔۔



ازلان ہوا میں پرواز کرتا ہوا ساری طرف گھوما مگر کابوت کی موجودگی اسے کہیں محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔ازلان کے لیے کافی مشکل ہو گیا تھا۔۔ ذبیذہ عرف سندری شیطان نے بہت چالاکی سے کابوت کو اپنے

چنگل میں پھنسا کر کہیں غایب کر دیا تھا۔۔ ازلان تھک
بار کر ایک جھیل کے کنارے بیٹھ گیا۔۔ اس نے خود کو
حفاظتی حصار میں رکھا تھا تاکہ کسی کو اس کی
موجودگی محسوس نہ ہو۔۔ وہ جھیل پر بیٹھا سچوں میں
گم تھا جب ملکہ نے اس کے دماغ پر دستک دی۔۔ انہوں
نے ذنیرا کی گمشدگی کی خبر ازلان کو دی تو وہ کافی
پریشان ہو گیا۔۔ اس نے ملکہ کو تسلی دی اور رابطہ
منقطع کر کے سوچ میں پڑ گیا۔۔ وہ اس معاملے میں بے
بس تھا کیونکہ اس کے پاس اتنی طاقتیں نہیں تھیں کہ
وہ کچھ کچھ کر سکتا اپنے قبیلے کی ساری مضبوط
طاقتیں کابوت کے پاس تھیں مگر کابوت کے غایب ہونے
کے بعد ازلان خود کو کافی بے بس محسوس کر رہا تھا

....ازلان کے پاس اب ایک ہی راستہ تھا کہ وہ اپنے مرشد سے مشورہ کرتا۔۔سو وہ سب کچھ خدا پر چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔اب اس کا رخ ذینب کی طرف تھا۔۔



❖❖ کوہ قاف کا سردار ❖❖

_قسط_3

♥۔۔رائیٹر۔۔مونہ رضوان



ذینب کی آنکھ کھلی تو اس کے بدن کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا۔ وہ مشکل سے اٹھ کر بیٹھی پین کل کے اثر سے وہ کافی دیر سوتی رہی۔ اسے کافی کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔ بیٹھ کر اس نے بند دروازے پر نظر دوڑائی۔ اور

ٹیک لگا کر بیڈ کراون کے ساتھ بیٹھ گئی۔ ایک لمبا سانس خارج کیا۔ تبھی اسے کھانے کی مزے دار خوشبو آئی اس کی بھوک بھی چمک اٹھی۔ اس نے بے تابى سے سر اٹھا کر اپنے آس پاس دیکھا تو میز پر کھانا پڑا ہوا تھا۔ وہ حیرانگی سے اٹھی اور کھانا اٹھا کر دیکھا تو وہ بالکل تازہ کھانا تھا۔ اس نے بغیر کچھ سوچے کھانا اٹھایا۔ اسے اچانک کھانے کی ٹرے کے نیچے ایک پرچی پڑی ملی۔ اس نے پرچی اٹھائی اور درد کرتے جسم کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ کر کھانا کھانے لگی۔ کھانا بہت مزے دار تھا۔ جب زینب کھانا کھا چکی تو برتن ایک طرف رکھ کر پرچی کھولی۔

زینب اپنا خیال رکھنا۔

پرچی پر لکھا فقرہ پڑھ کر وہ بہت حیران ہوئی۔ کون تھا جو یہ سب کر رہا تھا۔ اسے یاد آیا کہ کچن میں کیک بھی اس نے نہیں بنایا تھا پھر وہ وہاں کیسے پہنچا۔ اور حیرت انگیز طور پر کھانے کے بعد اس کے جسم میں کوی درد نہیں تھا جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نا ہو۔ ابھی وہ سوچوں میں محو تھی کہ کمرے میں میاؤں کی آواز پر چونکی۔

سامنے ہی کیرو بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ ذینب نے لپک کر اسے اٹھایا اور پیار کرنے لگی۔۔۔ آذان کی آواز پر وہ اٹھی اور فجر کی نماز پڑھنے لگی۔ پھر وہ کچن میں گئی کیرو اس کے پیچھے ہی تھا۔ ابھی وہ کچن میں داخل ہوئی تھی کہ سدرہ ٹپک پڑی۔ ناشتہ تیار ہے کیا؟

”ججی میں بس ابھی کرتی۔۔۔۔۔“

ذینب نے ڈرتے ہوئے سدرہ کو کہا تو سدرہ اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی میز کی جانب بڑھ گئی جہاں ناشتہ تیار پڑا تھا۔

ذینب حیرت میں ڈوبتی چلی گئی ناشتہ کس نے بنایا؟ ابھی وہ دیکھ رہی تھی کہ ثناہ اور اکبر بھی کھانا کھانے آگئے۔

واہ مہارانی آج تو ناشتہ بڑا مزے دار ہے۔۔
اکبر نے تعریف کی۔۔

جی آج میں نے ہی بنایا ہے ناشتہ۔ سدرہ نے بڑی چالاکی سے کریڈٹ اپنے سر لے لیا۔۔

اگر بھابھی نے ناشتہ بنایا تو وہ ابھی اٹھ کر مجھ سے کیوں کہہ رہی تھی کہ ناشتہ بناؤ۔۔۔۔؟

ذینب حیران سی سوچوں میں محو تھی۔۔

اس نے سر جھٹک کر ادھر ادھر دیکھا تو کیرو غایب تھا۔

ذینب حیران پریشان سی کمرے میں چلی گی

۔۔ وہ سوچوں میں گم بستر پر جا کر بیٹھی تو اپنے ساتھ

کسی کی موجودگی کو محسوس کر کے چونکی۔

ککون ہے؟؟

جواب میں خاموشی۔۔

دیکھو جو بھی ہے سامنے آ جاو ۔

ذینب کے دوسری بار پکارنے پر ایک دھوان نمودار ہوا اور

دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک انسان کی شکل اختیار کر

گیا۔



ذنیرا کمرے کے کونے میں ڈری سہمی سی بیٹھی تھی
۔۔ وہ اس وقت شدت سے اللہ کو یاد گر رہ تھی۔۔

دروازہ کھلا اور جنبیلی کمرے میں اک ادا سے چلتی ہوئی
داخل ہوئی۔۔

اے!! چل کھانا کھالے پھر تیار ہو جا سردار کے پاس جانا
ہے۔

جنبیلی کے کہنے پر ذنیرا جنبیلی کے پیروں میں گر گئی
دیکھو مجھے بچا لو۔۔ میری عزت مت تباہ کرو خدارا میری
مدد کرو

میں تیری مدد نہیں کر سکتی چل کام نیٹا۔۔

جنبیلی نے اسے ٹھوکر لگای اور کھانا رکھ کر واپس پلٹ
گئی۔

ذنیرا نے روتے ہوئے کھانے کو دیکھا۔ بھوک تو اسے لگی ہی تھی سو وہ کھانا اٹھا کر کھانے لگی۔ کھاتے ہوئے اسے ٹرے کے کونے میں ایک پرچی ملی۔ ذنیرا نے اسے اٹھا کر کھولا تو وہ چنبیلی کا خط تھا۔

دیکھو یہ کمرہ جادوی ہے اس میں جو بھی بات کی " جاے وہ سردار کو سنای دیتی ہے اس لیے میں تم سے کچھ کہہ نہیں سکتی

تم کھانا کھا کر خاموشی سے بیٹھ جاو میں جب تمہیں دوسری بار ملنے آؤں گی تو سارے طریقے کار سے سمجھا کر یہاں سے نکال لوں گی۔ بس تم ہمت رکھنا۔

خط پڑھ کر ذنیرہ کو کچھ ڈھارس ہوی کھانا کھا کر وہ بستر پر لیٹ گئی۔ لیٹے لیٹے اسے نیند آگئی۔

اس کی آنکھ چنبیلی کے شور سے کھلی ۔

اے اٹھ جا اب جلدی کر تجھے تیار کرنا ہے۔

ذنیرا ایک جھٹکے سے اٹھی اور بیٹھ گی۔

چنبیلی اسے پکڑ کر کمرے سے نکل گی اور ایک دوسرے کمرے میں چلی گی۔ اس نے ذنیرا کو خاموش رہنے کا کہا اور ایک دوسری جتنی کے ساتھ روانہ کر دیا۔

ذنیرا حیران سی اس کے ساتھ چلتی گی۔ وہ ملازمہ قبیلے کی حد پر آ کر رک گی۔ اور ایک شیشہ ذنیرا کو دے کر واپس لوٹ گی۔ ذنیرا نے اپن گرد حصار کھینچا اور وہاں سے غایب ہوگی۔



ذینب اس بیولے کو دیکھ کر خوف سے تھر تھر کانپنے لگی۔ اس نے بستر کی چادر و مضبوطی سے پکڑ لیا۔

وہ بیولہ انسانی شکل میں آنے کے بعد مسکرا کر اسے دیکھنے لگا

گہری کالی آنکھیں جسم پر سفید قمیض شلوار پہنے کندھوں تک لمبے بال وہ کسی شہزادے سے کم نہ تھا۔۔
کون۔؟

ذینب نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔

ازلان

مسکرا کر جواب دیا گیا

بھو بھوت ۔

ذینب کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی تھی۔

ارے چلاو مت میں بھوت نہیں جن ہوں

ازلان نے شرارت سے کہا اور اسے پاس بستر پر بیٹھ گیا

ذینب کو اس کے بدن کی خوشبو سے عجیب لطف آرہا تھا

ازلان نے ذینب کی آنکھوں میں دیکھا اور اسی لمحے

ذینب کا سارا ڈر غائب ہو گیا اور وہ پر سکون ہو گئی۔۔

تم کون ہو؟؟

ذینب نے سوال دوہرایا

ازلان۔

شرارت سے جواب دیا گیا

بابا میرا مطلب تم جن ہو تو یہاں کیا کر رہے ہو

ذینب نے مسکرا کر کہا

تمہارے لیے آیا ہوں۔

ازلان نے مسکرا کر جواب دیا

اچھا! تو یہ سب تم کرتے ہو؟؟ کھانا ظاہر کرنا اور کیک

وغیرہ

ذینب نے حیرت سے سوال کیا

ہاں میں ہی کرتا ہوں

ازلان نے بھی سنجیدگی سے جواب دیا

مگر کیوں؟؟

حیرت کی انتہا سے پوچھا گیا

بس تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔۔

ازلان کے جواب پر ذینب حیران ہوئی وہ کب کسی کے لیے اتنا اہم تھی۔۔

کچھ کہنے سے پہلے ہی ثناہ نے دروازہ کھٹکھٹایا
ارے رانی صاحبہ بھوک لگی ہے۔

ذینب نے چونک کر دروازے کو دیکھا

پھر اپنے پاس دیکھا تو ازلان وہاں موجود نہیں تھا۔



تو ریڈرز کیا ناول لکھنا چھوڑ دوں رسپانس اچھا نہیں آ
رہا ہے خیر تو ہے نا میری حوصلہ افزائی کیا کریں جی اور
ہم آپ سے کیا مانگتے ہیں اگر رسپانس اچھا نہیں تو
میں لکھنا چھوڑ دوں؟؟؟؟

کیا ذینب کی زندگی اب سہی ہو جائے گی
ذنیرا رہا ہو گی ہے یا پھر یہ شیاطین کی کوی چال ہے
کابوت مل پائے گا

راے دیں اور لمبے لمبے اچھے اچھے کمنٹ کریں
جو لوگ کمنٹ کرتے ہیں ان کا بہت شکریہ اللہ آپ کو
😊😊 سلامت رکھے

✦✦ کوہ قاف کا سردار ✦✦

_قسط_4

♥_رائیٹر_مونہ رضوان



ازلان ہواؤں میں تیرتا ہوا کافی دور نکل آیا۔ پہاڑوں کے بیچ پہنچ کر وہ ایک جگہ اتر گیا اور آگے چلنے لگا۔ ایک غار کے پاس پہنچ کر وہ رک گیا۔ کچھ دیر انتظار کے بعد غار کے دروازے سے ایک شخص نمودار ہوا اور ازلان کو اندر لے گیا۔ منظر کچھ یوں تھا کہ غار کے ایک کونے میں چشمہ تھا۔ ساتھ میں ہی شہد کی مکھیوں کا چہتہ تھا اور دوسرے کونے میں زمین پر بستر بچھا ہوا تھا۔ باہر شدید سردی کے باوجود غار اندر سے گرم تھا۔ ایک نورانی چہرے والے بزرگ مصلہ بچھا کر عبادت میں مصروف تھے۔ ازلان بزرگ کے پاس بیٹھ گیا اور ان کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

یہ بزرگ انسانوں میں سے تھے۔ یہ پورا سال غار میں اللہ کی عبادت کرتے تھے اور صرف ایک ماں کے لیے باہر نکل

کر ساری دنیا میں گھوم کر بیماروں کو دم کرتے جس سے وہ سب صحت یاب ہو جاتے تھے۔ ازلان سے ان کی کافی پرانی پہچان تھی۔ وہ یہاں بہت کم آتا تھا مگر آج کابوت کا پتا لگانے کے لیے اسے یہاں آنا پڑا تھا۔ بزرگ نے فارغ ہو کر ازلان سے مدعا پوچھا۔ ازلان نے ساری تفصیل سے آگاہی کے بعد ان سے کابوت کا پتا لگانے کو کہا۔ ازلان وہ سب ٹھیک ہے مگر تم جس لڑکی کے ساتھ رہتے ہو وہ لڑکی انسان ہے اور شیطان اس لڑکی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں تم محتاط رہو گے تو بہتر ہو گا۔ بزرگ نے ازلان سے کہا اور تسبیح لے کر آنکھیں موند لیں۔۔۔ ازلان نے گہرا سانس چھوڑا۔ اسے ذینب کو محفوظ رکھنا تھا۔ کچھ دیر بعد بزرگ نے ازلان کی آنکھوں میں دیکھا۔ ایک سفید

روشنی ازلان کی آنکھوں میں چلی گی اور سارے منظر
ازلان کو دکھای دینے لگے۔۔



ذینب نے کام ختم کیا اور کمرے میں آکر بیٹھ گی۔ کل
سے ازلان اسے ملنے نہیں آیا تھا۔ ذینب کو عجیب بے
چینے سی تھی اس نے خود کو آئینے کے سامنے کھڑا کر
کے دیکھا۔ اس کی حالت ملازمہ سے بھی بدتر
تھی۔۔ کپڑوں میں پیوند لگے ہوئے وہ خود کو صاف ستھرا
رکھتی تھی مگر اس کے پاس نہ کپڑے تھے نہ ہی اچھی
کوی چیز جو وہ استعمال کرتی۔۔ بے اختیار اس کی
آنکھوں میں آنسو آگے۔۔۔



ذبیہ جس کا اصلی نام سندری تھا شیطان جانیوں میں سے تھی۔۔کابوت اپنے قبیلے کا سب سے طاقتور جن تھا اس لیے اس نے کابوت کو اپنے قابو میں کیا اور ڈرامے سے اسلام قبول کر کے اس سے شادی کر لی۔۔اب وہ روزانہ کابوت پر اپنی طاقتوں سے دم کرتی جس سے کابوت کمزور ہوتا جا رہا تھا اور اس کی ساڑی طاقتوں کو ایک شیشی میں رکھ کر وہ لیوسیف سردار تک پہنچانے والی تھی۔۔اسے چالیس دن کا چلہ مکمل کرنا تھا اس کے بعد وہ کامیاب ہو جاتی اور شیطان سردار طاقتور بن کر مسلم جنوں پر حملہ کرتا۔۔ذنیرا کو رہا کر کے اسے ایک شیشہ پکڑا دیا گیا تھا۔جس کو وہ جیسے ہی لے کر قبیلے میں جاتی قبیلے کا حصار ختم ہو جاتا اس طرح بہت سارے شیطان آسانی سے قبیلے میں داخل ہو سکتے

تھے۔۔ اور بدقسمتی سے ذنیرا قبیلے میں داخل ہو چکی تھی۔ اس کے ساتھ ہی بہت سے شیطان قبیلے داخل ہو گے اور کچھ مختلف جگہوں پر روپوش ہو کر حملے کا انتظار کرنے لگے تھے۔۔

کابوت اس وقت سندری کے قبضے میں تھا۔ وہ مکمل بے ہوش تھا۔ حصار ہونے کی وجہ سے معلوم نہیں ہوسکا تھا کہ سندری کابوت کو کہاں لے گی بے مگر اتنا معلوم ہو گیا تھا۔ کہ وہ دونوں کسی جنگل میں ہیں جہاں بہت زیادہ سانپ اور اڑدھے موجود ہیں۔۔ اور یہ جگہ ازلان پہچانتا تھا مگر اسے یاد نہیں آ رہا تھا کہ ایسی کونسی جہ ہے جہاں ایسے موزی جانور موجود ہیں۔۔۔

ازلان اب آگے کا راستہ تم خود طے کرو اس سے زیادہ
میں کچھ نہیں کر سکتا۔

یہ رکھ لو کام آئے گی

بزرگ نے ایک انگوٹھی ازلان کو دی اور عبادت میں
مصرف ہ گئے۔

وہی شخص جو بزرگ کا غلام تھا وہ ازلان کو دروازے تک
چھوڑ آیا۔ ازلان اڑتا ہوا۔ ذینب کی طرف چلا گیا۔

ذینب شیشے میں خود کو دیکھ کر رو رہی تھی۔ ازلان اس
کی پریشانی سمجھ کر ایک دم غائب ہوا۔ کچھ دیر بعد
ایک بیگ کے ساتھ کمرے میں آیا۔

ذینب ازلان کو دیکھ کر چونکی۔۔ت تم بھوت۔۔ذینب کے دل میں ڈرنے جگہ لے لی۔۔ہممم میں یہ لو اسے پہن کر آو۔۔

ازلان نے اسے بیگ پکڑایا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔۔اسی لمحے ذینب کا ڈر بھاگ گیا وہ مسکراتی ہوی۔واشروم چلی گی۔۔

واپس آنے پر ازلان اسے دیکھ کر ششدر رہ گیا۔۔۔ذینب بلیک کلر کی میکسی میں قیامت ڈھا رہی تھی۔گیلے بالوں کو ایک طرف ڈالے وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھی۔۔

واو بہت خوب۔ازلان نے بڑھ کر اس کے ماتھے پر ہونٹ رکھ دیے۔

ذینب نے شرما کر گردن جھکا لی۔۔ازلان نے کچھ پڑھ کر
ذینب کا حصار کھینچا اور اس کے ساتھ بیٹھ کر باتوں
میں مگن ہو گیا۔۔



اے اے یہ کیڑے کدھر سے آئے اتنے مہنگے۔۔

سدرہ نے ذینب کو دیکھ کر کہا

میرے اپنے ہیں۔۔

ذینب نے آنکھیں مٹکا کر کہا۔

دیکھا اکبر بولا تھا نا میں نے کہ کسی یار سے ملتی ہی

دیکھ لو کیسے عیاشی کر رہی ہے۔۔۔

سدرہ نے دانت پیس کر اکبر کو کہا۔۔

ثناہ اس کے کیڑے دیکھ کر حیران ہو گی لالچ سے اس
کی انکھیں کھل گی
شرم نہیں اتی کمینی ---

اکبر اگے بڑھ کر ذینب کو مارے لگا تو اچانک اس کا
ہاتھ کسی نے زور سے پکڑ لیا۔

اکبر کو کچھ دکھای تو نہ دی مگر اس کا ہاتھ مسلسل
کسی کی گرفت میں تھا ارے ذکے کیوں ماریں اس
کمینی کو۔۔ سدرہ نے اکبر کو کہا

ذینب کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔۔

اکبر تھک بار کر بستر پر بیٹھ گیا۔۔ ذینب مسکراتی ہوئی
چہت کی جانب بڑھ گی۔۔



ذنیرا اپنے والد کے پاس پہنچی اور ساری کہانی سنا ڈالی۔۔ اس ک والد ملکہ ملکہ کے پاس پہنچے انہیں کچھ گڑ بڑ لگ رہی تھی۔۔ ملکہ نے ایک اور بم پھوڑا کہ قبیلے کا حصار ختم ہو گیا ہے۔۔ جس سے سب لوگ خوفزدہ ہو گئے۔۔ ملکہ نے فوراً ازلان کو واپس بلایا۔۔ تاکہ کوئی حل نکالا جا سکے۔۔۔



ازلان ذینب کے ساتھ چھت پر بیٹھا باتوں میں مصروف تھا۔ ذینب کو ازلان کے آنے کے بعد بہت سکون تھا۔ وہ ازلان سے دور نہیں رہ سکتی تھی۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو اپنا سب چھ مان چکے تھے

ملکہ کا پیغام ملتے ہی ازلان نے ذینب کو اپنے جانے کی خبر دی کیوں کہ شاید اب جنگ کا وقت آ گیا تھا۔ اس نے ذینب کو جلد لوٹنے کا کہا۔ ذینب نے رو رو برا حال کیا تھا۔ ازلان اسے سمجھا کر واپس لوٹ گیا۔ ذینب نے اس کی کامیابی کی دعا کی۔ اور کمرے میں چلی گئی۔



تو ریڈرز بتائیں ازلان کامیاب ہوگا
اور کابوت کس جنگل میں ہے؟؟

کیا سدرہ ذینب کو ان دنوں سکون سے رہنے دے گی یا
کرے گی کچھ طوفانی؟؟؟

😊😊😊❤ سب راے دیں

❖❖❖ کوه قاف کا سردار ❖❖❖

_قسط_5

♥._رائیٹر_مونہ رضوان

❖❖❖❖❖

ذینب اپنے کمرے میں بیٹھی سوچوں میں غلطاں تھی اسے ازلان کی فکر ہو رہی تھی۔ ازلان جاتے جاتے اس کے لیے کافی ☹ مہنگے کپڑے اور ضرورت کا سامان چھوڑ گیا تھا۔ ذینب نے اٹھ کر الماری کھولی اور کپڑے بیڈ پر ڈھیر کر کے دیکھنے لگی۔ اس کا سارا کمرہ بدل گیا تھا۔ ازلان نے اس سٹور روم کو بہت خوبصورتی سے سجایا تھا کمرے میں نیا رنگ نیا فرنیچر تھا۔ وہ ابھی

کیڑے پھیلا کر دیکھ رہی تھی کہ دروازہ کھلا اور ثناء اندر
داخل ہوئی

☹️☹️ اے لڑکی مجھے چیپس-----

ثناء نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی وہ ذینب کے کیڑے
اور کمرہ دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی۔ امی امی ابو ادھر آؤ۔۔
ثناء چلاتی ہوئی باہر بھاگی

ارے کیا ہوا۔۔ سدرہ اور اکبر بھاگے بھاگے آئے
یہ دیکھیں ذینب کا کمرہ۔۔۔ ثناء کا منہ مارے حیرت کے
کھلا تھا۔ سدرہ اور اکبر بھی دنگ رہ گئے۔ اس کمرے کے
آگے گھر کے سارے کمرے پھیکے لگ رہے تھے۔۔

کمینی ---دیکھو اکبر بولا تھا نا کوی یار ہے اس کا دکھ لیا
اب کیسے عیاشی کر رہی ہے نجانے رات میں کیا کرتی ہو
گی چھپی۔۔سدرہ نے آگ لگانا ضروری سمجھا۔۔

اکبر غصے سے آگے بڑھا اور ذینب کے بال کھینچ کر
گھسیٹ کر صحن میں لے آیا۔۔ بول کون ہے وہ بتا کون ہے
وہ لڑکا۔ اکبر نے غصے سے ذینب سے پوچھا
کوی نہیں ہے بھائی۔۔ ذینب نے روتے ہوئے کہا
تو یہ سب کون کرتا ہے کون دیتا ہے تجھے چیزیں اور
کپڑے ہاں

اکبر نے غصے سے چیخ کر کہا اس کی چیخنے سے سارا
گھر دہل گیا تھا۔ اس پڑوس کے لوگ باخبر تھے کہ ذینب پر
ہی تشدد کیا ہو گا اسی لیے وہ لوگ خاموش تھے

چٹاخ زور دار تھپڑ سے ذینب زمین بوس ہو گی
بے غیرت اسی لیے تجھے پالا ہے تا کہ تو میری عزت تباہ
کرے؟

بس بھای بس بہت ہوا اب اور نہیں
کیا پالا ہے اپ نے ہاں نہ پڑھایا لکھایا اور نہ ہی کبھی کوی
چیز لے کر دی نوکروں سے بھی بدتر زندگی ہے میری
..اپ بھای نہیں ہو ظالم شیطان ہو اپنی بیوی کے اگے
بہن کو بھی کوی اہمیت نہیں دی..

ذینب نے غصے سے پھٹ کر کہا انسو اس کے گالوں پر
بہہ رہے تھے

تھپڑ کا نشان واضح نظر اربا تھا اس کے ہونٹ بھی پھٹ
گئے تھے

ذبان چلاتی ہے کمینی رک ذرا ۔۔ سدرہ نے جوتی اتار کر
کہا تو اکبر نے اس کا بازو پکڑ لیا
سدرہ اندر جاو تم ثناء کو لے کر ۔۔ اکبر نے سدرہ کو حکم
دیا
سدرہ بنا کچھ بولے چلی گی
اس کے خیال میں اکبر ذینب کی کلاس لینے والا ہے
ذینب تم بھی جاو کمرے میں۔۔
اکبر کے کہنے پر ذینب غصے سے کمرے کی جانب چلی
گی۔۔

اکبر وہیں سر پکڑ کر بیٹھ گیا
غصے میں اپنی بہن کو کتنی اذیت دی میں نے اف ف یہ
کیا ہو گیا مجھ سے

اکبر خود کو کوس رہا تھا۔ بچپن سے وہ ذینب کو بہت
پے ار کرتا تھا ہمیشہ لاد اٹھاتا مگر بیوی کی باتوں نے اس
کے اندر ذہر گھول دیا تھا۔ اکبر غصے سے سر پیٹتا ہوا گھر
سے نکل گیا۔۔۔



ازلان جب قبیلے پہنچا تو بزرگ کی انگوٹھی کی وجہ سے
اسے تمام شیطان جن محسوس ہو رہے تھے۔۔۔ ازلان نے
ملکہ سے ضروری گفتگو کی اور اپنی تلوار لے کر محل
سے نکل گیا۔۔۔ راستے میں اسے جہاں بھی شطان نظر
آتے وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اسے ختم کرتا
جاتا۔۔۔ شیطان صرف مخبری کے لیے تھے اس لیے وہ بہت
کم تھے۔۔۔ تمام شیطانوں کو جہنم واصل کر کے ازلان نے
ملکہ کی طرف رخ کیا



امی حضور نجانے وہ کونسا جنگل ہے جہاں کابوت قید ہے۔۔ کابوت کے بغیر ہم ان شیطانونوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔۔

ازلان نے فکر مندی سے کہا

ازلان اس کا ایک اور حل ہے۔۔ تمہیں چلہ کاٹنا ہو گا تا کہ تم قبیلے کے گرد پھر سے حصار قائم کر سکو اس طرح تمہیں کابوت سے بھی زیادہ طاقتیں مل جائیں گی مگر۔۔۔

مگر کیا امی

ازلان یہ چلہ بہت خطرناک ہو گا۔ بہت مشکلات ہو گی
اس میں اور تمہیں یہ چلہ افریکہ کے جنگلات میں جا کر
کرنا ہو گا۔

ملکہ کی بات سن کر ازلان سوچ میں پڑ گیا
ٹھیک امی میں کروں گا اپ مجھے طریقہ بتا دیں
ازلان نے ایک فیصلہ کن انداز میں کہا
ٹھیک ہے جیسا تم کہو ملکہ نے گہری سانس لے کر کہا
امی جان مجھے کچھ سپاہیوں کی ضرورت ہے انہیں
انسانی دنیا میں بھیجنا ہے
ازلان نے ہچکچاتے ہوئے کہا
مگر کیوں اس کی کیا ضرورت ہے؟

ملکہ نے تجسس سے پوچھا

امی مجھے ایک انسانی لڑکی سے محبت ہے اور میں اس کی حفاظت کرنا چاہتا ہوں میں کامیاب لوٹ کر اسے

اپنی دنیا میں لے آؤں گا

ازلان نے تفصیل بتایا

مگر ازلان یہ ممکن نہیں ہے انسانوں اور جنات کاملن نا ممکن ہے۔۔۔

ملکہ نے پیشانی سے کھد۔۔۔۔۔امی جان میں جانتا ہوں

مگر یہ میرے بس میں نہیں ہے۔۔۔ازلان نے ماں کے ہاتھ

پکڑ کر کہا۔۔ازلان یہ سب بعد میں سوچیں گے ابھی تم

چلہ مکمل کرو میں ابھی اس بارے میں بات نہیں کرنا

چاہتی۔۔ملکہ نے دوٹوک انداز میں کہا

جی امی جان جیسا اپ کا حکم۔۔

ازلان کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔



ازلان دیکھو نا بھای نے مجھے مارا ہے تم کہاں ہو مجھے
لے جاو یہاں سے۔۔ ذینب شیشے کے سامنے کھڑی ازلان
کو پکار رہی تھی۔۔

ذینب۔۔۔ عقب سے آتی آواز پر وہ پلٹی

ازلان۔۔۔۔۔ ذینب ازلان کو دیکھ دیکھ کر روتے ہوئے اس کے
گلے لگ گئی

ذینب یہ سب کیا ہے۔۔؟ ازلان نے فکر مند سے پوچھا

ازلان۔۔۔ذینب نے اپنے اوپر ہوئے ہر ظلم کی داستان ازلان کو سنا ڈالی۔۔کہاں تھے تم ازلان مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔

ذینب تم رو مت میں آگیا ہوں۔۔یہاں بیٹھو۔۔ازلان نے ذینب کو پانی پلایا اور کھانا کھلا کر سلا دیا۔۔۔
یہ اچھا نہیں کیا تم سب نے۔۔ایک بار چلہ مکمل ہو لینے دو پھر سب کو پوچھوں گا۔ازلان نے غصے سے دانت پیس پیس کر کہا۔۔چلہ مکمل ہونے سے پہلے وہ کسی انسان کے سامنے ظاہر نہیں ہو سکتا تھا اس طرح اس کی طاقت کم ہو جاتی۔۔مگر وہ ذینب سے ملے بغیر رہ نہیں سکا۔۔اب اسے جلدی ہی واپس جانا تھا اس لیے وہ ذینب کو سوتا چھوڑ کر لوٹ گیا۔۔جاتے جاتے وہ اس کا

حصار کھینچ گیا تھا اس سے وہ دو دن تک نیند میں
رہتی --- ♥۔



❖❖ کوہ قاف کا سردار ❖❖

_قسط_6

♥۔ رائیٹر۔ مونہ رضوان



ازلان اپنا کچھ ضروری سامان لے کر افریکہ کے جنگلات
کی طرف نکل گیا۔ ایک دفعہ چلا شروع ہو جانے کے بعد
وہ اپنی کوئی طاقت استعمال نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے
جنگلات کا جائزہ لیا۔ ہر طرف خونخوار جانور اور ذہریلے

ناگ کیڑے مکوڑے موجود تھے۔ مگر ازلان انسان نہیں تھا اس لیے وہ جانور اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ وہ بے فکر ہو کر ایک جگہ منتخب کر کے بیٹھ گیا۔ جنگلات اتنے گھنے تھے کہ دن رات کا پتہ لگانا انتہائی مشکل تھا۔ ہر طرف اندھیرا تھا مگر ازلان کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کے قابل تھیں سو وہ سب کچھ اطمینان کر کے آرام کی غرض سے لیٹ گیا۔ نیند کی دیوی جلد ہی اس پر مہربان ہو گئی۔



ذینب درواذہ کھول دے اٹھ جا بے غیرت کام پڑا بے ویسے ہی۔ سدرہ بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے کمرے سے نکلی اور ذینب کو آواز دینے لگی۔ اج چھٹی کے باعث وہ سب دیر تک سوتے رہے۔۔ ارے کم بخت اٹھ جا۔ سدرہ نے دوبارہ

آواز لگائی ۔۔ ذینب کی طرف سے مکمل خاموشی
تھی۔ سدرہ منہ کے زاویے بگاڑتی ہوی ذینب کے کمرے کی
جانب بڑھ گی۔ ارے..... آہیں

سدرہ نے جوں ہی دروازے کو کھولنے کے لیے ہاتھ لگایا
ایک زوردار جھٹکے سے وہ دور جا گری۔۔۔ چیخ کی آواز
سن کر اکبر بھی باہر دوڑ آیا۔۔۔ کیا ہوا سدرہ خیر ہے؟؟
اک اکبر وہ وہ وہ۔۔۔۔

کیا وہ وہ بولو بھی۔۔ اکبر نے سدرہ کو اٹھا کر کھڑا کیا۔۔ سدرہ کمر پکڑ کر کراہتی ہوی صوفے پر بیٹھ گی اکبر وہ ذینب کے دروازے میں کچھ ہے اس کمینی نے مجھے دھکا دیا ہے۔۔۔ سدرہ نے منہ چڑھا کر کہا۔۔

کیا بے دروازے میں وہ -- اکبر نے آگے بڑھ کر ہاتھ سے دروازے کا ہینڈل گھمایا تو ایک جھٹکے سے اکبر بھی دور جا گرا۔

اکبر اکبر اپ ٹھیک ہیں؟؟ سدرہ دوڑ کر ان کے پاس گی۔۔۔
کیا بے کیوں صبح صبح شور مچا رہے ہو اج چھٹی بے
سونے بھی نہیں دیتے۔۔ ثناء آنکھیں ملتی ہوی باہر آئی۔۔
اکبر اکبر اپ ٹھیک ہیں نا
ہاں م ۶ن ٹھیک ہوں مگر وہ دروازہ۔ اکبر نے سنبھل کر
دروازے کو دیکھا

پتا نہیں کیا بے اپ اٹھیں میں کرتی ہوں کچھ --
سدرہ نے اسے پکڑ کر اٹھایا

ثناء چل چاہے بنا ابو کے لیے۔۔ سدرہ نے ثناء کو حکم
صادر کیا

امی مجھ سے نہیں بنتی چاہے خود کر لیں۔۔ ثناء پیر
پٹختی واپس لوٹ گی۔۔

سدرہ غصے سے مڑی اور کچن میں چاہے بنانے چلی گی
اکبر کچھ سوچ کر اٹھا اور ذینب کے کمرے کی بچھلی
جانب چلا گیا۔۔

کھڑکی سے جانکنے پر ذینب سوتی ہوی نظر آئی
اکبر کافی دیر وہاں کھڑا رہا۔۔ ذینب کے کروٹ لینے پر اکبر
نے سکون کا سانس لیا اور واپس مڑ گیا
۔۔۔ کہاں چلے گئے تھے۔۔؟ سدرہ نے چاہے پکڑاتے ہوئے کہا

وہ ذینب کو دیکھنے گیا تھا نجانے کیا ہوا ہے اس دروازے کو شاید کرنٹ ہے میں الیکٹریشن کو بلاتا ہوں۔۔

اکبر نے پرسوچ لہجے میں کہا۔۔ اسے ذینب کی بہت فکر ہو رہی تھی۔ جو بھی تھا وہ بہن تھی اس کی اور بیوی کی باتوں میں اگر اس نے بہت غلط کیا تھا۔۔ ابر کے ذہن میں سب باتیں چل رہی تھیں۔۔ کیا واقعی میں میری بہن ایسا کر سکتی ہے؟؟ وہ کسی مرد کے ساتھ کیسے۔۔ جبکہ وہ گھر سے نکلی نہیں ہے۔۔؟

یہی سب سوچتے ہوئے اس نے چائے ختم کی اور فوراً الیکٹریشن کو بلا لایا۔۔

الیکٹریشن نے بغور دیکھا سارے گھر میں کہیں کرنٹ نہیں تھا مگر مشین ذینب کے کمرے کی جانب کرنٹ

دکھا رہی تھی۔۔ الیکٹریشن نے لکڑی لے کر دروازے پر رکھنا چاہی تو اسے بھی جھٹکا لگا۔۔ الیکٹریشن پریشان ہو گیا کہ لکڑی سے کرنٹ کیسے پاس ہوا؟

کافی بار کوشش کی۔۔ مگر ہر بار ناکام ہو کر اس نے معذرت کی اور پیسے لے کر چلا گیا۔۔

عجیب تھا پیسے بھی لے گیا لٹیڑا کہیں کا۔۔

سدرہ بڑبڑای۔۔۔



ازلان کی آنکھ کھلی اس نے آخری بار جنگل سے باہر جا کر وقت کا اندازہ لگایا۔۔ سورج نکل چکا تھا یعنی صبح ہو گئی تھی۔۔ اس نے جلدی سے حصار کھینچا اور اپنا عمل شروع کرنے لگا۔۔ قرآن پاک مکمل پڑھنے کے بعد اس نے

کچھ وظائف کیے اور آرام کی غرض سے لیٹ گیا۔ کچھ دیر بعد اٹھ کر اس نے دوبارہ قرآن شروع کیا۔

اسی طرح اس کا ایک دن مکمل ہوا اور وہ حصار ختم کر کے اپنی جگہ آکر لیٹ گیا۔

اسے لیٹے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اسے آس پاس سے جنات کی بو آنے لگی۔۔۔ یہ بو انتہائی تیز ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ یعنی یہاں بھی جنات موجود تھے۔۔۔ ازلان اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔ ادھر ادھر نظر دوڑای تو وہاں سینکڑوں کی تعداد سے سانپ رینگ رہے تھے۔۔۔ اتنے بڑے سانپ کوی انسان دیکھ لیتا تو خوف سے بے ہوش ہو جاتا۔۔۔ ازلان نے ان سب کو ایک نظر دیکھا اور مسکرا دیا وہ سب سانپ جنات میں سے تھے۔۔۔ ازلان نے اپنے گرد حصار کھینچ

لیا۔۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اتنی طاقتیں استعمال نہیں کر سکتا اس لیے وہ ان جنات سے لڑ نہیں پائے گا اور یقیناً یہ جنات مسلم نہیں تھے۔۔ ازلان کے حصار کھینچتے ہی وہ سب سانپ ازلان کی طرف تیزی سے بھڑنے لگے۔۔ ازلان نے حیرت سے انہیں دیکھا اور سکون سے ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔۔ حصار کے باہر وہ سب پھن پھیلا کر بیٹھ گئے۔۔ ازلان نے خوف سے جھرجھری لی۔۔ اور وظائف پڑھنے لگا۔۔ وظایف پڑھتے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ وہ سب جل کر راکھ ہو گئے۔۔ اور ایک عجیب سی روشنی نمودار ہوئی اور ازلان کے جسم میں سرایت کر گئی۔۔ ازلان کو ایک جھٹکا سا لگا۔ اور وہ وہیں بے ہوش ہو گیا۔۔۔۔



اج دوسری صبح تھی۔۔ ذینب بدستور سو رہی تھی۔۔ اکبر بہت پریشان ہو چکا تھا۔۔ سدرہ بھی اپ تشویش میں لاحق تھی۔۔ ایک ثناء تھی جو بے نیاز سی اپنے فون میں گم تھی۔۔

اکبر اپ کسی عالم کو بلا لیں ذینب زندہ تو ہو گی نا۔۔؟
سدرہ نے اکبر کو مشورہ دیا
ہم میں جاتا ہوں امام صاحب کے پاس۔۔
اکبر نے پریشان کن انداز میں کہا

.....

دوپہر کی نماز کے بعد امام صاحب کو لیے اکبر گھر آیا۔۔
امام صاحب نے گھر کا جائزہ لیا۔۔ اور ذینب کمرے کے سامنے رک گئے۔۔

اکبر اور سدرہ امام صاحب کے پاس دم سادھے کھڑے
تھے۔۔۔

تم نے اچھا نہیں کیا بچی کو مار کر اکبر۔۔۔

امام صاحب کی بات پر ابر چونکا اور پھر شرمندگی سے
سر جھکا لیا

امام صاحب نے ایک غصیلی نگاہ سدرہ پر ڈالی اور مڑ کر
صحن میں آگے۔۔ کرسی پر بیٹھتے کر انہوں نے تسبیح پر
کچھ پڑھنا شروع کیا۔۔ ان کے پیچھے اکبر اور سدرہ بھی
آگے

اکبر کل شام سے پہلے یہ دروازہ نہیں کھلے گا۔۔ تم لوگ اس کی فکر مت کرو اپنی کرو۔ اور ہاں دھیان رہے کہ ذینب بیٹی کو کوی تنگ نہ کرے۔۔۔

امام صاحب نے آخری بات سدرہ کو دیکھ کر کہا
سدرہ دانت پیس کر رہ گئی

مگر امام صاحب ہوا کیا ہے بتا دیں۔۔۔

اکبر نے پریشانی سے کہا

ہممم ابھی وقت نہیں آیا بتانے کا اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔ امم

صاحب کہہ کر چلے گئے بیچھے اکبر اور سدرہ سوالیہ

نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔



❖❖ کوه قاف کا سردار ❖❖

قسط 7

♥._رائیٹر_ مونہ رضوان



ازلان کو جب ہوش آیا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ سو کر اٹھا ہے۔۔ اس کے جسم میں کافی توانائی بھر گئی تھی۔ ازلان نے ادھر ادھر دیکھا تو وہاں فلحال کوی جانور نہیں تھا۔ ازلان نے اٹھ کر حصار کھینچا اور قرآن کی تلاوت شروع کر دی۔ اپنے وظائف پورے کر کے وہ حصار سے باہر آ گیا۔ حیرت انگیز طور پر اسے بھوک نہیں لگ رہی تھی۔ ازلان حیران پریشان سا کچھ دیر آرام کی غرض سے لیٹ گیا۔۔ اسے غور کرنے پر اندازہ ہوا کہ اسے واقعی

طاقت ملی ہے۔۔ازلان نے وقت پر وظائف پڑھ کر ان خبیث جنوں کو ختم کر دیا تھا اور اسی طرح ان کی طاقتیں ازلان میں سرایت کر گئی تھیں۔۔ازلان کو ذینب کا خیال آیا تو وہ اداس ہو گیا۔۔حصار کے علاوہ وہ اس کی کوی اور حفاظت نہیں کر کے آیا تھا۔نجانے وہ کیسی ہو گی۔۔نیند سے جاگ چکی ہو گی ۔۔ازلان نے گہرا سانس لے کر آنکھیں موند لیں۔۔۔



ذینب نیند سے جاگ چکی تھی۔۔وہ خود کو کافی پر سکون محسوس کر رہی تھی۔فریش ہو کر وہ باہر آئی تو سدرہ اسے دیکھ کر چونک گئی۔۔ذینب کچھ کہے بغیر کچن میں چلی گئی اور اپنے لیے کھانا بنانے لگی۔۔شام کے پانچ بج رہے تھے۔۔اکبر اچکا تھا سدرہ دوڑ کر اکبر کے

کمرے میں گی اور ذینب کے اٹھ جانے کا بتایا۔ اکبر فوراً اٹھا اور ذینب کے پاس گیا۔

ذینب تم ٹھک ہو؟؟

اکبر کی بات پر چاول بکاتی ذینب ٹھٹکی۔۔
جی میں ٹھیک ہوں ---

ذینب مختصر جواب دے کر اپنے کام میں جت گئی۔۔

اکبر شرمندہ سا واپس آگیا۔۔ جانتا تھا ذینب پر ہاتھ اٹھا کر اچھا نہیں کیا۔۔ اور اگلے کچھ گھنٹوں میں سدرہ نے اس کے دماغ سے ذینب کا کیڑا نکال پھینکا۔۔

سدرہ نے اکبر کو ذینب کے بارے میں بڑھا چڑھا کر باتیں بتائیں جس سے اکبر پھر سے سخت ہو گیا۔۔

ذینب سے گھر میں کوی بات نہیں کر رہا تھا۔۔ذینب کو کسی کام کا بھی بولا نہیں جاتا۔۔ازلان بھی کی دنوں سے نہیں آیا تھا۔۔

ذینب کو یہ خاموشی کسی طوفان کا پتا دے رہے تھے۔۔دس دن ہو گئے تھے۔۔ان دس دنوں میں ازلان کی کوی خبر نہیں تھی۔۔ذینب کو شدید پریشانی تھی۔۔بار بار ازلان کو یاد کر رہی تھی۔۔

اس وقت بھی وہ کمرے میں بیٹھی دعا میں مشغول تھی کہ اسے باہر سے کچھ آوازیں سنای دیں۔۔وہ اٹھ کر باہر گئی تو یہ آوازیں سدرہ کے کمرے سے آ رہی تھیں۔۔

ذینب نے بڑھ کر کمرے کے دروازے سے جھانکا تو سدرہ کھڑکی کی طرف منہ کیے کسی سے فون پر مصروف تھی۔

ہاں شکیل اچھی خاصی رقم دے رہا ہے کم از کم اس منحوس سے جان چھوٹے گی اور پیسے بھی باتھی آئیں گے۔

پانچ لاکھ دے رہا ہے۔

ارے نہیں وہ بیویاں بھاگی نہیں تھیں اس نے خود بیچی تھیں۔

ہاں ٹھیک ہے رکھتی ہوں خدا حافظ۔

سدرہ نے کال کاٹی ذینب جو دروازے پر کھڑی شش وہ پنج میں مبتلا تھی فوراً اپنے کمرے میں آگئی۔

یہ بھابھی کس کی بات کر رہی ہیں کہیں میں۔۔۔۔ نہیں
نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

ذینب کمر میں ٹہل رہی تھی تب ہی اکبر کی آواز سنای
دی۔۔ غالباً اکبر گھر آگیا تھا۔۔ ذینب دوڑ کر باہر گئی۔۔ سدرہ
کے کمرے سے کافی زور کی آوازیں آ رہی تھیں۔

ارے اکبر کب تک رکھیں گے گھر اور شکیل سدھر گیا ہے
اس نے نشہ چھوڑ دیا ہے کاروبار کرتا ہے۔۔

سدرہ اکبر کو سمجھا رہی تھی

مگر سدرہ اس نے اپنی بیویوں کو بیچا ہے کوٹھے پر دو
بیویاں تھیں اس کی

اکبر نے سدرہ کو بتایا مگر سدرہ نفی کر گئی

نہیں وہ بھاگی تھی کسی اور کے ساتھ اور سوچو اس نے کسی کے ساتھ چکر چلایا ہوا ہے کل کو اگر یہ بھاگ گی تو ---؟ ہماری بیٹی بھی ہے--- اس کا رشتہ کون مانگے گا پھر---؟

اور شکیل پانچ لاکھ دے رہا ہے ہم لوگ کہیں اور گھر لے لیں گے اس لڑکی سے ہمیں کیا ملے گا --- سدرہ نے پتا پھینکا --- ٹھیک ہے سدرہ مگر ذینب سے پوچھ لینا۔

اکبر نے بھی لالچ میں اکر ہاں کر دی ارے پوچھنا کیا شکیل آرہا ہے اگلے ہفتے نکاح کر کے رخصت کر دیتے ہیں۔۔۔ سدرہ نے خوش ہو کر کہا

اس سے آگے ذینب سن نا سکی اور مرے قدموں سے
کمرے میں آکر ڈھے گی۔۔ازلان۔۔کہاں ہو تم؟؟ ایک آخری
امید تھے تم ازلان لوٹ آؤ تمہاری ذینب بک رہی ہے ازلان
لوٹ آؤ

ذینب پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔



ازلان کے چلے کے دس دن گزر چکے تھے۔۔ان دس دنوں
میں کوی قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا تھا۔۔ازلان حصار
کھینچ کر بیٹھ گیا اور وظائف دوہرانے لگا۔ ابھی ابھی کچھ
ہی دیر گزری تھی کہ اسے سامنے سے کبوت آتا دکھای
دیا۔۔چند لمحے کے لیے ازلان حیران ہو گیا مگر پھر اسے
یاد آیا کہ یہ سب اس کا حصار توڑنے کی سازش ہے۔۔اس

نے وظایف جاری رکھے۔۔ کبوت حصار کے بہر رک گیا۔۔ ازلان کی آنکھیں مسلسل بند تھیں۔۔ کبوت کہاں ہو۔۔ ایک زنانہ آواز پر ازلان نے آنکھیں کھولیں۔۔ کبوت زمیں پر چت لیٹا تھا اور اس کے پاس ہی ذبیہ عرف سندری کھڑی کوی شربت گھول رہی تھی۔۔ یہ ایک غار نما چٹان تھی۔۔ وہاں اب کوی جنگل نہیں تھا۔۔ ازلان حیرت سے یہ سب دیکھ رہا تھا اور وظایف دوہرا رہا تھا۔۔ سندری نے بڑھ کر وہ شربت کابوت کے حلق میں انڈیل دیا۔۔ کابوت تڑپنے لگا اور کچھ دیر بعد اس کی ناک سے کوی سفید لاوا نکلا جو در حقیقت کابوت کی طاقتیں تھیں۔ ازلان یہ سب دیکھ کر برداشت نہ کر سکا اور وظایف روک کر کھڑا ہو گیا جوں ہی وہ کھڑا ہوا منظر بدل گیا اور وہی جنگل وی حصار جس میں ازلان بیٹھا تھا۔۔ ازلان سمجھ گیا کہ اس کی مدد

ہو رہی ہے وہ پھر سے بیٹھ کر وظائف پڑھنے لگا۔ منظر
پھر سے غار کی طرف نہیں جا سکا۔ وظائف مکمل کر
کے ازلان آرام کرنے لگا۔ یہ غار اسے دیکھا دیکھا لگ رہا تھا
مگر کہاں۔۔۔



یہ حقیقی کہانی نہیں ہے اس لیے اسے صرف انجوائے
کرنے کے لیے پڑھیں اصل زندگی میں یہ سب نہیں ہوتا
😊 یہ صرف دماغ کی تخلیق ہے

❖❖❖ کوہ قاف کا سردار ❖❖❖

قسط 8

♥۔ رائیٹر۔ مونہ رضوان



ازلان کے چلے کا آج پچیسواں دن تھا۔ پچھلے سارے دنوں میں اسے کوی مسلہ پیش نہیں آیا تھا۔ وہ غار کو ڈھونڈنے کی کوشش میں تھا مگر غار اسے نہیں ملا اور نہ ہی اسے معلوم ہوا کہ غار کدھر ہے۔۔ ازلان نے حصار ختم کیا اور آرام کرنے لیٹ گیا۔ ابھی وہ سوچوں میں گم ہی تھا جب وہ ایک دم چونک کر اٹھا۔ اس کے سامنے دو نوجوان کھڑے تھے۔۔ وہ انسان نہیں تھے۔۔ ازلان ان کی بو سے محسوس کر سکتا تھا کہ وہ پری زاد ہیں۔۔ سردار بولیں کیا حکم ہے۔۔۔؟ ان میں سے ایک پری زاد نے کہا۔۔ تم لوگ۔۔۔؟ ازلان نے حیرت سے سوال کیا

آقا ہم آپ کے غلام ہیں آپ حکم کریں ۔۔

اچھا کیا تم کابوت کے بارے میں بتا سکتے ہو۔۔ ازلان کے

سوال پر پری زادوں نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا ۔۔

سردار ہم غیب نہیں جانتے طاقت کے زور پر کام کر

سکتے ہیں آپ کے حکم سے ہم لوگوں کی طاقت آپ کی

ہو سکتی ہے مگر اس طرح ہم ختم ہو جائیں گے ۔۔۔

پریشاد کی بات پر ازلان سوچ میں پڑ گیا پھر اچانک اس

کی آنکھیں چمکیں ۔۔ کیا ذینب کے بارے میں معلو کر

سکو گے۔۔

جی سردار ۔۔۔ پری زاد کے جواب پر ازلان نے انہیں ذینب

کے پاس اس کا حال احوال دیکھنے بھیجا۔۔۔



دیکھو ذینب تم خوش رہو گی شکیل کے ساتھ۔۔

اکبر کافی دنوں سے ذینب کو سمجھا رہا تھا مگر وہ شادی کے لیے منع کر رہی تھی۔۔

کس سے کرے گی شادی پھر ہاں بول۔۔

سدرہ نے چیخ کر کہا۔۔

بھابھی شکیل اتنا ہی اچھا ہے تو ثناء کی شادی کروا دیں

--

ذینب نے سکون سے کہا

کیا کہا اچھا؟ سدرہ نے غصے سے ذینب کو دھکے دیا اور

کمرے سے نکل گئی۔۔ ذینب اٹھی اور واشروم کی جانب

بڑھ گئی۔۔



ذینب کو مہینہ ہونے والا تھا۔۔ ازلان کی کوی خبر نہیں تھی۔۔ ذینب اب بھی اس کے انتظار میں تھی۔۔ وہ ازلان کو بے وفا نہیں سمجھتی تھی۔۔ وہ کمرے میں بیٹھی سوچوں میں غرط تھی جب سدرہ دھڑام سے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

چل بے غیرت دفع ہو۔۔ سدرہ نے ذینب کو گھسیٹ کر صحن میں پھینکا اور ذنڈے سے اس پر برسات شروع کر دی۔۔۔

تیری وجہ سے اکبر نے پہلی بار مجھ سے لڑائی کی نجانے بہن کا کیا پیارا گیا ہے۔۔ تجھے میں جان سے مار دوں گی۔۔

سدرہ بے دردی سے ذینب کو مار رہی تھی۔۔ ذینب کو کو
چھڑانے کی کوشش میں بے حال ہو گئی تھی۔۔ ڈنڈا پھینک
کر سدرہ اندر کی طرف بھاگی اور ایک چمٹہ گرم کر کے
لے آئی۔۔ ذینب کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔ بھابھی خدا
کے لیے نہ کریں ایسا آپ کی بھی بیٹی ہے۔۔۔
ذینب نے رو کر فریاد کیا۔۔ چپ کر اپنی گندی زبان سے
میری بیٹی کا نام نہ لینا حرام زادی۔۔۔ سدرہ نے گرم چمٹا
اس کی ٹانگ پر رکھ دیا۔۔ ذینب کی چیخوں سے آسمان
لرز اٹھا تھا۔۔ سدرہ نے ذینب کو ایک جگہ باندھا اور بری
طرح گرم چمٹا لگانے لگی اس کا جسم نشان زدہ ہو چکا
تھا۔۔

بہا بھی اللہ دیکھ رہا ہے وہ پوچھے گا سب کو ..میرا اللہ
اپ کو چھوڑے گا نہیں ..میری بد دعا ہے ..تم برباد ہو
جاو گی ..

ذینب چیختے چیختے ہی بے ہوش ہو گی۔۔۔
سدرہ نے حقارت سے اسے دیکھا اور چمٹہ پھینک کر اندر
چلی گی۔۔۔



پری زاد کچھ دیر بعد واپس لوٹے اور ازلاں کو ساری
صورتحال بیان کی۔۔ارے نادانو تم نے اسے بچایا کیوں
نہیں۔۔۔

ازلان نے پریزادوں کی بے وقوفی پر غصے سے سر پیٹا۔۔
سردار اپ نے صرف حال پوچھا تھا بچانے کو نہیں بولا
تھا۔۔

پریزاد کی بات پر ازلان نے غصے سے اسے دیکھا۔۔ اس
کی آنکھیں لال ہ چکی تھیں۔ وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر
سکتا تھا۔۔

تم لوگ جاو اور ذینب کی حفاظت کرو۔۔ کوی پرندہ بھی
اسے تکلیف نہ دے سکے اور جو اس کی طرف بڑھے اس
کو سبق سکھاو۔۔ ایک پل کے لیے بھی اسے اکیلا مت
چھوڑنا۔۔ اور اس کا ہر حکم ماننا ہے۔۔ سمجھے۔۔ ازلان نے
انہیں روانہ کیا اور خود وہیں بیٹھ گیا

ذینب میری جان بس کچھ دن اور میں چن چن کر بدلہ
لوں گا سب سے -- چھوڑوں گا نہیں کسی کو---
ازلان خود کلامی کرتا ہوا وہیں غصے سے مٹھیاں بھینے
بیٹھا رہا۔۔۔



پری زادوں نے ذینب کو کھولا اور کمرے میں لے گئے۔۔ اسے
کے جسم پر دوا لگا کر اسے کے کپڑے پل میں بدل
دیے۔۔ اپنی طاقتوں کے انحصار پر انہوں نے یہ سب
آسانی سے کر لیا۔۔

سدرہ نے ذینب کو بندھا ہوا نہ پا کر کمرے میں دیکھا
تو حیران رہ گئی۔۔ ذینب اپنے بستر پر سو رہی تھی۔۔۔ سدرہ
نے اگے بڑھ کر اسے اواز لگای۔۔ ذینب ہڑبڑا کر اٹھ

بیٹھی۔۔ تو اندر کس کی اجازت سے آئی ہے؟؟ یہ میرا گھر ہے۔۔۔

بہابھی میں نہیں ای اندر مجھے نہیں معلوم۔۔ ذینب کے کہنے پر سدرہ غصے سے اگے بڑھی اور اس کے بال پکڑ لیے۔۔۔

اچھا تو فرشتے۔۔۔ ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ اس کے بال کسی نے بری طرح کھینچ کر پیچھے کر دیا۔۔ ککون ہے ککون۔۔ سدرہ نے درد سے چیخ کر کہا۔۔ ثناء اپنے کمرے سے ڈوڑ کر باہر ای کیا ہے امی۔۔۔۔ اکبر ابھی ہی گھر داخل ہوا تھا چیخ سن کر ڈوڑا آیا۔۔ کون ہے کس نے پکڑا مجھے۔۔ آہہ

سدرہ کے منہ پر تھیڑ پڑنے سے اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے

اچانک دھواں نمودار ہوا اور دو عجیب سی مخلوق برآمد ہوئی جن کے پر بھی تھی وہ دو نوجوان تھے۔۔

بھ بھوت۔۔۔ سدرہ اور ثناء اکبر سے لپٹ گئی۔۔ مگر ذینب حیرت سے کھڑی سب دیکھ رہی تھی۔ اسے لگا تھا ازلان لوٹ آیا ہے مگر۔۔

ہم سردار ازلان کے غلام ہیں۔۔ ملکہ ذینب کے محافظ کسی نے اگر ان کو نقصان پہنچایا تو خیر نہیں۔۔ پری زادوں نے باری باری کہا اور ذینب کی طرف توجہ ہوئے۔۔

ازلان کہاں ہے وہ ٹھیک ہے نا؟؟

ذینب نے سوال کیا

جس پر پریشانہ نے ازلان کے چلے پر ہونے کا بتایا
کچھ دیر بعد پری ذاد غایب ہو گئے۔۔
ذینب۔۔۔

اکبر نے ذینب کو سولایہ نظروں سے دیکھا
بہای اپ جاییں مجھے آرام کرنا ہے۔۔۔
ذینب نے منہ پھیر کر کہا اور آرام کرنے لیٹ گئی۔۔
سدرہ اور ثناء حیرت سے یہ سب دیکھ رہی تھیں۔۔ وہ
جلدی سے باہر نکل گئی۔۔
یہ لڑکی جادو گرئی ہے۔۔

سدرہ نے ایک اور شوشہ چھوڑا۔۔ اکبر سر ہلا کر رہ گیا



❖❖ کوه قاف کا سردار ❖❖

قسط 9

♥._رائیٹر_ مونہ رضوان



ازلان کچھ دنوں سے سکون میں تھا۔ اسے دوبارہ کوی قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا مگر وہ ہر وقت ذینب اور کبوت کے بارے میں سوچتا رہتا۔ اپنے قبیلے کی طرف سے وہ مطمئن تھا کیونکہ اس کے چلہ پر بیٹھتے ہی قبیلے کے گرد حصار قائم ہو چکا تھا۔ ازلان نے اپنے بقیہ دن گزارے۔ اس کے عمل کا آج 39 دن تھا جوں ہی اس نے حصار قائم کیا۔ اسے اپنے ارد گرد سیاہ بولے دکھای دینے

لگے۔۔وہ خاموشی سے بیٹھ کر وظائف کرنے لگا۔۔بیولے
اسے دیکھ کر آپس میں باتیں کرنے لگے۔۔ازلان ان کی
باتیں سن رہا تھا۔۔

یہ کون ہے یہاں کیوں آیا ہے۔
ایک بوڑھے جن کی آواز آئی تھی

نجانے کہن ہے ابھی تو حصار میں ہے اسلیے ہمیں اس
کے بارے میں نہیں پتا مگر جو بھی ہے ہمارا خیر خواہ ہی
ہے۔۔

دوسرے جن نے کہا تھا

ہاں مگر ہمیں نکلنا چاہیے اسے ان آخری دنوں میں بہت
مشکلات پیش ہوں گی۔

کسی دوسرے جن نے کہا

ہاں چلو ساتھیو۔۔۔ بوڑھے جن کی آواز پر وہ بولے ایک
طرف کو چل پڑے

ازلان حیران سا انہیں جاتا دیکھنے لگا
بابا

کسی زنانہ ہنسی پر وہ چونکا۔۔

سامنے ہی سندری کابوت کو لیے کھڑی تھی
کابوت سخت ذنجیروں میں بندھا تھا۔ ازلان میرے شیر
۔۔ یہاں آؤ

سندری کی سحر زدہ آواز سے ازلان اپنے حواس کھونے
لگا تھا۔۔

ازلان یہاں آؤ ۔۔

ازلان کسی ٹرانس کی کیفیت میں اٹھا اور حصار توڑنے کے قریب تھا جب کسی نے اسے دھکا دیا۔۔ ازلان اچانک ہوش میں آیا۔۔ کسی صورت آنکھیں مت کھولنا۔۔

آواز بہت بھاری تھی۔۔ ازلان نے دیکھا وہ کوی دیو نما جن تھا۔۔

ازلان فوراً اذکار میں مصروف ہو گیا۔۔ اس کی آنکھیں بند تھیں

سندری غصے سے لال ہوتی ہوی دیو کی طرف چپٹی۔۔

سردار آنکھیں مت کھولے گا اور اذکار تیزی سے دوہرائیں

دیو کی آواز پر ازلان نے اذکار میں تیزی لای اور آنکھیں زور سے میچ لیں

ازلان مجھے بچاؤ بچاؤ ازلان ازلان

کابوت کی آواز ازلان کو انکھیں کھولنے پر اکسا رہی تھی
زخموں سے چور کابوت چیخ رہا تھا۔۔ ذنجیروں کو توڑنے
کی کوشش میں تھا مگر وہ جادوی ذنجیریں بہت
مضبوط تھیں

--

دیو سندری کے ساتھ لڑنے میں مصروف تھا۔۔ سندری
کافی طاقتور تھی مگر دیو اس پر حاوی ہوتا جا رہا تھا۔

ازلان کے ازکار کی تیزی سے دیو میں طاقت بڑھتی جا
رہی تھی اور ایک زوردار جھٹکے کے ساتھ دیو نے سندری
کے سر سے بال نوچ ڈالے ایک چیخ سے آسمان تک لرز

اٹھا اور سندری وہیں ڈھیر ہو گئی۔۔ کچھ دیر کے بعد اس کا وجود دھواں بن کر غائب ہو گیا۔۔

ازلان نے انکھیں کھولیں اور ایک سانس کھینچ کر حصار سے باہر آ گیا۔۔

کابوت ۔۔۔۔

ازلان بے ہوش کابوت کے پس گیا۔۔ اس کی ذنجیریں کھل چکی تھیں۔۔

ازلان نے کابوت کو اٹھایا اور ایک طرف لٹا دیا

دیو تم اسے قبیلے لے جاو ۔۔ ازلان نے دیو کو حکم دیا

سردار چلہ مکمل ہونے سے پہلے یہ یہاں سے باہر نہیں جا سکتے کیونکہ سندری کے مرنے کی خبر لیوسفر تک پہنچ چکی ہے وہ دوبارہ حملہ کرے گا۔۔۔

دیو کے کہنے پر ازلان نے سر ہلایا اور کابوت کو فکر مندی سے دیکھا

آپ بے فکر رہیں یہ کچھ گھنٹوں میں ٹھیک ہو جائیں گے
میں ادھر ہی ہوں۔۔

دیو کے کہنے پر ازلان نے اس کی طرف غور سے دیکھ
وہ بہت لمبا تھا اور خوفناک بھی

تم میرے غلام ہو؟؟ ازلان نے کھڑے ہوتے ہوئے دیو سے
پوچھ۔۔

جی سردار جیسے پری زاد تھے ویسے میں ہوں۔۔۔مجھے
مارنے سے میری طاقتیں آپ کی ہو جائیں گی۔۔

دیو نے فخر سے کہا

ٹھیک ہے میں آرام کروں گا۔۔کل آخری دن ہے چلہ کا

ازلان کہہ کر اپنی جگہ جا کر لیٹ گیا

وہ اج بہت پر سکون تھا۔۔

اس کی سوچ اب ذینب پر رکی گی تھی ---



اکبر گھر لوٹا تو سدرہ غصے سے بھری ہوی صوفے پر

بیٹھی تھی۔۔۔

کیا ہوا سدرہ۔۔؟

اکبر کے پوچھنے پر وہ غصے سے اٹھی۔۔۔ کیا نہیں ہوا یہ

بولو۔۔ اس کمینی نے کوی جادو کیا ہے میری بیٹی میری

ثناء وہ بھاگ گی کسی لڑکے کے ساتھ ..

سدرہ نے روتے ہوئے کہا

اکبر کے پیروں تلے سے زمین کھسک گی۔۔

کیا بک رہی ہو پاگل ہو گی ہو کیا؟؟

اکبر نے سدرہ کو جھنجھوڑا۔۔

میں پاگل نہی ہوں نہیں ہوں۔۔

سدرہ نے روتے ہوئے کہا

بھائی وہ بھاگ گی بے شکیل کے ساتھ۔۔

ذینب کمرے سے نکلتے ہی بولی۔۔

اکبر نے پتھرای انکھوں سے ذینب کو دیکھا

میں نے اپنے محافظوں سے پتا کروایا ہے۔۔۔ میرے اچھے

کیڑے اور سجا کمرہ دیکھ کر وہ لالچی ہو گی شکیل کے

بہکانے پر وہ پھسل گی اور پیسوں کی خاطر اس سے

دوستی کر لی۔۔ شکیل کا رشتہ میرے لیے آیا تو ثناء نے

شکیل کو برا بھلا کہا شکیل نے محبت کا یقین دلانے کے

لیے اسے بھاگ کر شادی کرنے پر آمادہ کیا اور اسے لے کر
طوائفوں کے کھوٹے پر چلا گیا۔۔رات سے وہ درندوں کا
شکار ہو رہی ہے۔۔

ذینب نے پریشانی سے ساری بات بتای ایک انکھ سے
انسو گرا تھا
ذینب خداک لیے اسے بچا لو وہ میری بچی ہے کیوں تم
نے یہ سب کیا جادو گرنی
سدرہ نے اسے کوسا۔۔۔

چپ بس چپ اب اور نہیں مرگی ہے وہ مرگی وہ
کمینی۔۔۔

سدرہ تو نے میری بہن پر الزام لگای نا اس کی بدعا لگ
گی ہے ہمیں مجھے معاف کر دو ذینب۔۔

اکبر نے ذینب سے معافی مانگی وہ رو رہا تھا۔۔ہاں وہ
مرد نہیں باپ ہو کر رو رہا تھا۔۔

ہاے یہ بیٹیاں بھی نادان ہیں اپنے باپ کی عزت روند کر
کسی اور کے ساتھ بھاگ جاتی ہیں اور پھر کسی کوٹھے
کی یا ہوٹلوں کی ذینت بنتی ہیں



ریڈرز میں زیادہ لمبا نہیں لکھ سکتی بہت مصروف
ہوتی ہوں

😊😊❤ اپ کی محبتوں کا بہت شکریہ

❖❖ کوفہ قاف کا سردار ❖❖

_قسط_10

♥._رائیٹر_مونہ رضوان



ازلان حصار میں بیٹھا عمل میں مصروف تھا۔۔کابوت دور بیٹھا اسے یک ٹک دیکھ رہا تھا۔کابوت اب پہلے سے بہتر تھا وہ دیو اس کا خیال رکھتا اور کوی مرہم اس کے زخموں پر لگاتا جس سے وہ ٹھیک ہو رہا تھا۔دیو نے اس کے گرد حصار بنا دیا تھا۔جس سے کوی بھی مخلوق اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی تھی۔کابوت سے ازلان نے کسی قسم کی کوی بات نہیں کی تھی۔کیونکہ چلہ کے دوران وہ کسی انسان اور جن سے بات نہیں کر سکتا تھا

سوائے ان مخلوقات کے جو اس کے عمل کے باعث وجود میں آئی تھیں۔۔

ازلان کے عمل کا آج آخری دن تھا۔ اسے ان تمام جنات کو آزاد کرنا تھا جو شیطانوں نے قید کی تھیں۔ ازلان تیزی سے ازکار میں مصروف تھا کہ اچانک اس کے سامنے ایک ریچھ نمودار ہوا۔ وہ ریچھ اتنا خوفناک تھا کہ کوی انسان اسے دیکھ کر ہی بے ہوش ہو جاتا مگر ازلان کا ایسے جنات سے پالا پڑ چکا تھا اس لیے وہ خاموشی سے ازکار کرنے لگا۔۔

ازلان بچاؤ ازلان ----

اچانک اس کی سماعت سے ذینب کی آواز ٹکرای

اس نے انکھ کھول کر دیکھا تو ریچھ کے ہاتھوں میں ذینب موجود تھی۔۔ وہ بری طرح تڑپ رہی تھی۔۔ ایک دم سے وہاں ایک اور انسان نمودار ہوا۔۔ وہ ایک نوجوان تھا۔۔ اس نے ذینب کو ذیچھ سے چھڑایا اور زمین پر پھینک کر کپڑے جسم سے الگ کرنے لگا۔۔ ازلان کا جسم غصے سے لال ہونے لگا۔۔ وہ انتہائی خوفناک شکل میں تبدیل ہونے لگا، اس نوجوان نے ذینب کو بالکل برہنہ کر دیا۔۔ ذینب مدد کے لیے پکار رہی تھی۔۔ وہ بری طرح چیخ رہی تھیں ازلان نے غصے پر قابو رکھا اور ازکار میں مصروف رہا۔۔ وہ جانتا تھا کہ یہ صرف نظر کا دھوکا ہے مگر اپنی محبت کو یوں بڑہنہ دیکھ کر وہ کانپ گیا تھا۔۔

کچھ دیر یوں ہی گزری تو ذینب نے چیخنا بند کر دیا اور مسکرا کر نوجوان کے ساتھ شامل ہو گئی۔ وہ دونوں ازلان کے سامنے بدکاری میں مصروف ہو گئے۔ ازلان کی آنکھیں مفلوج ہو گئی وہ ہلنے سے قاصر تھیں۔ زبان ازکار سے تر تھی۔ وہ تیزی سے ازکار کرنے لگا۔

وہ دونوں جب بدکاری سے فارغ ہوئے تو ریچھ نے ذینب پر حملہ کر کے اس کے چیتھڑے اڑا دیے۔ وہ نوجوان غائب ہو گیا۔

ازلان نے یک گہرا سانس لیا اور قران پاک کھول لیا۔ وہ جوں ہ سورت جن پر پہنچا۔ منظر تبدیل ہو گیا اور اس کے سامنے قبیلے کا منظر شروع ہو گیا۔ ملکہ بستر پر سو

رہی تھیں۔۔ اور اسکے پاس شیطانوں کا سردار لیسیفر موجود تھا۔۔

ازلان ایک لمحے کے لیے سکتے میں ا گیا۔۔ لیوسیفر ا گے بڑھا اور ملک کے کپڑے پہاڑ دیے۔۔ ملک خود کو بچانے کے لیے جدو جہد کرنے لگی مگر بے سود

ازلان غصے میں لال پیلا ہو گیا۔۔ اس نے زور سے قران کی تلاوت شروع کر دی۔۔ اس کے لہجے میں غصہ شامل تھ۔۔ جنگل کے درخت لرز اٹھے تھے۔۔

دور بیٹھے کابوت اور دیو ازلان کے بدلتے رنگ دیکھ رہے تھے۔۔

ازلان کی تلاوت میں شدت ا گئی۔۔ اس کے سامنے ملک کی عزت رونی گی۔۔ ازلان نے انکھیں بند کر لیں۔۔

خدا خدا کر کے چلہ مکمل ہوا۔۔ ایسے ہی شیطانوں نے
ازلان کو بھٹکانے کی کوشش کی مگر جیت ازلان کی ہی
ہوی۔۔

الان حصار ختم کر کے باہر آیا تو ہر طرف روشنی پھیل گئی
اور کافی سارے جنات وہاں نمودار ہو گئے انہوں نے بڑھ
کر ازلان کے ہاتھ چومے۔۔

دیو اگے بڑھا اور ازلان کے ہاتھ چوم کر اسے تلوار سونپی
سردر اب وقت اگیا ہے کہ اپ۔۔ ہمیں ختم کر کے اپنی
طاقت واپس لے لیں ورنہ ہم لوگ کچھ ہی گھنٹوں میں
شیاطین کی قید میں چلے جائیں گے۔۔

دیو کے کہنے پر ازلان نے پری زادوں کو طلب کیا۔۔ ذینب
کی خیریت دریافت کر کے اس نے تلوار پر کچھ پڑھ کر

پھونکا اور اور تلاور سے سب جنات اور پری زادوں کے
دل کے مقام پر کراس کا نشان لگایا۔

دیکھتے ہی دیکھتے تمام مخلوقات روشنی میں تبدیل ہو
گئیں اور وہ روشنی ازلان میں سرایت کر گئی

ازلان وہیں پر بے ہوش ہو گا۔۔ کابوت نے اسے اٹھایا اور
حصار قائم کر کے قیلے روانہ ہو گیا۔



ذینب صوفے پر بیٹھی چائے پینے میں مصروف تھیں
سدرہ کمرے میں آرام فرما رہی تھی۔۔ پچھلے کچھ دنوں
سے سدرہ ذینب کو بہت کوس رہی تھی۔۔ مگر پری

زادوں کی وجہ سے ذینب محفوظ تھیں۔۔۔ذینب چاہے پی
کر اٹھی تو پری زادوں نے اس کو روک کر اپنے جانے کا
بتایا۔۔

ازلان سردار کا چلہ مکمل ہو گیا ہے ہمیں جانا ہے اپنا
خیال رکھیے گا وہ خود اپ سے ملنے ایسے گئے۔۔
پری زاد جواب سنے بغیر غایب ہو گئے۔۔

ذینب پریشانی سے کچن میں چلی گئی۔۔
ازلان کب اے گا۔؟مجھے کڈ لے جاے گا؟؟

اللہ کا شکر ہے کہ وہ ٹھیک ہے بس اب وہ اے تو میں
اس کے ساتھ ہی جاؤں گی۔۔

ذینب خود کلامی کرتی ہوی کمرے کی جانب بڑھ گئی



❖❖ کوه قاف کا سردار

قسط 11

♥._رائیٹر_ مونہ رضوان

❖❖❖❖❖

ذینب کمرے میں شکرانے کے نفل ادا کر رہی تھی۔۔ جاے
نماز اٹھا کر اس نے الماری میں رکھی اور باہر آگی۔۔ اکبر
صحن میں بیٹھا گم سم سا کچھ سوچ رہا تھا۔۔
اسلام و علیکم بھای۔۔

وعلیکم سلام

اکبر نے گم سم سا ہو کر کہا۔۔

بہای سب ٹھیک ہے نا اپ پریشان کیوں ہیں؟؟

ذینب نے صوفے پر اکبر کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

ذینب -- کتنے دن ہو گئے ہیں ثناء کا کچھ پتا نہیں ہے تم ان

پری زادوں سے کہہ کر میری بچی لوٹا دو۔۔ وہ جیسی

پھی ہے میری اولاد ہے۔۔۔

اکبر نے روتی صورت سے کہا۔۔

بہای میں ایسا نہیں کر سکتی۔۔

ذینب نے شرمندگی سے سر جھکا کر کہا

کیوں نہیں کر سکتی۔۔۔

اکبر یہ چاہتی ہی یہی ہے اسی نے جادو تونہ کیا ہے

میری بچی پر

اس لیے وہ ازلان کے بولے بنا کچھ نہیں کر سکتے تھے
ورنہ وہ جل کر راکھ ہو جاتے۔۔

ذینب نے تفصیل بتای

ذینب ۔۔ ازلان کو بولو وہ کہاں کچھ کرو نا

سدرہ نے ذینب کے پیر پڑتے ہوئے کہا

بھابھی اپ اٹھ کر اوپر بیٹھیں

ذینب نے سدرہ کو صوفے پر بٹھایا اور پانی پلایا

بھابھی وہ پری زاد جا چکے ہیں کیونکہ ازلان کا چلہ

مکمل ہو گیا ہے وہ لوٹے گا تو میں ضرور کچھ کروں گی

اپ پڑیشان نہ اللہ خیر کرے گا ۔۔

اپ پولیس میں کمپلین کرواییں

ذینب نے اکبر کو کہا اور سدرہ کے ہاھ تھام کر تسلی دی پولیس نے بھی رشوت مانگی ہے میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں شکیل نے پولیس والوں کو بھی بھاری رقم دے رکھی ہو گی وہ ضرور ملے ہوئے ہیں اکبر نے افسردگی سے کہا۔۔

ہممم

ذینب نے سر ہلایا۔۔ سدرہ سر پیٹ پیٹ کر رونے لگی اسے پچھتاوا تھا کہ اس نے ذینب پر نظر رکھی اسے اذیت دیتی رہی اور اس کی اپنی اولاد ہی اسے دھوکہ دے گی

ہم کبھی کبھار بھول جاتے ہیں کہ اللہ انصاف کرنے والا ہے۔ ہم کسی کو اذیت دے کر بے فکر رہتے ہیں۔ مگر انسان

یہ بھریل جاتا ہے کہ اللہ کی ذات سب دیکھ رہی ہے۔۔ یہ
دنیا مکافات عمل ہے۔۔ اپنا کیا ہوا ہر عمل سامنے آتا
ہے۔



ازلان کو ہوش آیا تو وہ اپنے کمرے میں موجود تھا۔ دور
ملکہ بیٹھی تسبیح پر کچھ پڑنے میں مصروف
تھیں۔۔ کابوت کرسی پر کسی گہری سوچ میں گم تھا۔
اماں جی۔۔

ازلان نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے ملکہ کو اواز دی

ملکہ بھاگ کر اس کے پاس اییں

ازلان تم ٹھیک ہو ؟

جی اماں جان میں ٹھیک ہوں

میرے بچے مجھے فخر ہے تم پر۔۔

. ملکہ نے ازلان کا ماتھا چوما

کابوت نے بڑھ کر ازلان کو سینے سے لگا لیا

میرے بھائی ۔۔

دونوں بھائی گلے لگ کر سکون محسوس کر رہے تھے۔

بھیا اب اپ ٹھیک ہیں نا

ازلان نے کابوت کا چہرہ تھام کر پوچھا

ہاں میں ٹھیک ہوں تمہارے اس دیو نے میری بہت

خدمت کی دو دن میں ہی ٹھیک کر دیا

کابوت نے ہس کر کہا

بابا چلیں سہی ہے اب کیا کرنا ہے اگے

ازلان نے مسکرا کر شرارت سے کہا
بھئی پہلے میں ذنیرا کے والد سے ملوں گا شادی کے لیے
..ابھی تو خوشی کا موقع ہے ..

کابوت نے ہاتھ اٹھا کر دل کی بات بولی
اچھا اچھا پھر دیر کیسی چلیں چلتے ہیں بھابھی کے پس
ازلان نے لفظ بھابھی پر زور دیا
اور دونوں ہنستے ہوئے غائب ہو گئے۔۔
ملکہ ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کرنے
لگیں۔۔۔۔



ذینب کچن میں چائے بنانے میں مصروف تھی۔ سدرہ اور
اکبر صحن میں بیٹھے سوچوں میں غلطان تھے۔۔

سدرہ نے ذینب سے اپنے کیے کی معافی مانگ لی تھی اور ذینب نے خوش ہو کر معاف کر دیا تھا۔

ذینب خوش تو بہت تھی مگر ازلان کے لیے بہت پریشان تھی۔ وہ اسے ملنے نہیں آیا تھا کیسے وہ اسے بھول گیا تھا۔۔۔

چائے بنا کپ میں انڈیلی اور بسکٹ سجانے لگیہ ذینب۔۔

جانی پہچانی آواز پر وہ ٹھٹک کر رک گئی۔ پلٹ کر دیکھا تو دشمنِ جاں دونوں ہاتھو کو سینے پر باندھے یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔۔

ازلان۔۔۔

ذینب نے خوشی سے چیخ کر کہا۔۔

صحن میں بیٹھی اکبر اور سدرہ چونک کر اندر آئے
انہیں وہاں کوی دکھای نہ دیا مگر ذینب ایک جانب
خوشی سے دیکھ رہی تھی۔۔
ذینب۔۔

اکبر ابھی اگے بڑھا ہی تھا۔۔ کہ ذینب بھاگتی ہوئی کسی
ان دیکھی قوت کے گلے لگ گئی
ازلان کہاں تھے اپ۔۔ میں نے کتنا انتظار کیا
ذینب نے ازلان کے سینے سے لگے ہوئے کہا
میری جان میری پری میں ا گیا ہوں نا اب نہیں جاؤں گا
کہیں بھی۔۔۔

ازلان نے ذینب کے ماتھے پر ہونٹ رکھے

ذینب تمہارے گھر والے ---

ازلان نے ذینب کو اشارہ کیا

اکبر اور سدرہ حیرت سے منہ کھولے ذینب کو دیکھ رہے تھے

وہ وہ بھائی ازلان ہیں یہ۔۔

ذینب نے ایسے کہا جیسے وہ ازلان کو دیکھ رہے ہوں

کہاں کککون ہے۔۔؟

سدرہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا

ذینب نے ازلان کی طرف دیکھا تو مسکراتے ہوئے ازلان نے

اپنا اپ ظاہر کر دیا

ایک دھواں اٹھا اور ایک نوجوان ظاہر ہوا فراط

بہبہوت .. سدرہ اکبر کے پیچھے چھپ گئی

تم ازلان ہو؟

اکبر نے ازلان سے پوچھا فراط

جی

ازلان نے مختصر جواب دیا..

میری بچی لا دو مجھے

سدرہ نے اکبر کے پیچھے سے جھانک کر کہا

میں نوکر نہیں ہوں آپ کا

ازلان نے قہر الود نظر سدرہ پر ڈالی اور ذینب کا ہاتھ پکڑ

کر کمرے میں لے گیا..

سدرہ اور اکبر ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے
دیکھنے لگے



ازلان اپ مجھے لے جانے اے ہیں نا؟؟
ذینب نے معصومیت سے پوچھا
میری جان ابھی نہیں مگر بہت جلد میں تمہیں لے
جاؤں گا۔

ازلان نے اس کے سر پر بوسہ دیا
ازان ثناء۔۔۔

ذینب نے بات ادھوری چھوڑ دی
ذینب میں سب جانتا ہوں تم کچھ مت کہو کچھ دیر میں
سب معلوم ہو جائے گا۔

ازلان نے اسے تسلی دی۔۔

وہ دونوں کافی دیر باتیں کرتے رہے۔۔

پھر ازلان اسے کابوت اور ذنیرا کی شادی کی دعوت دے کر واپس چلا گیا۔۔۔

ذینب پرسکون ہو کر لیٹ گئی

۔۔۔۔ کچھ دیر ہی گزری تھی کہ باہر سے شور کی اوازیں آنے لگیں وہ اٹھ کر باہر گئی تو عجیب منظر تھا۔

ثناء اکبر اور سدرہ کے گلے لگ کر رو رہی تھی۔۔ اور معافی مانگ رہی تھی۔۔

ثناء تم ٹھیک ہو اللہ تیرا شکر۔۔

ذینب نے ثناء کو سینے سے لگایا

ذینب اپی مجھے معاف کر دیں میں بہت بری ہوں میں
نے غل کیا آپ کے ساتھ۔۔

ثناء رو رو کر معافی مانگ رہی تھی۔۔۔

نہیں ثناء چپ ہو جاو مجھے بتاؤ کیا ہوا۔۔ تم کیسے ای
یہاں۔

ذینب کے پوچھنے پر ثناء نے بتایا کہ شکیل نے اسے
استعمال کر کے کوٹھے پر بیچ دیا وہاں ان درندوں نے
اسے خوب نوچہ۔۔ اس نے بھاگنے کی بھی کوشش کی
مگر ناکام رہی۔۔ پھر کل شام اسے ازالان نام کے کسی لڑکے
نے وہاں سے نکالا اور ہسپتال بھیج دیا۔۔ وہاں علاج کروا کر
اسے یہاں کوی بندہ چھوڑ کر چلا گیا۔۔

ذینب نے اللہ کا شکر ادا کیا

سدرہ اور اکبر پھر سے جی اٹھے تھے --



❖❖ کوہ قاف کا سردار

قسط 12

♥ _رائیٹر_ مونہ رضوان



ازلان اج ذینب سے ملنے آیا تھا۔ کابوت کی شادی بھی آج
رات ہی طے پائی گئی تھی۔۔ ازلان نے ذینب کو ایک
خوبصورت سا جوڑا دیا اور تیار ہونے کا کہہ کر خود انتظار
کرنے لگا۔۔

ذینب تیار ہو کر جب باہر آئی تو ازلان ایک لمحے کو ساکت ہو گیا۔

وائٹ امبریلہ فراک پر چاندی کی تاروں سے کام ہوا تھا ا پر سفید موتی جگمگا رہے تھے۔ فراک پیروں تک جھولتی ہوئی آ رہی تھی۔ ہلکا سا میک اپ کر کے سٹالر کو حجاب کی صورت میں لپیٹے اور فلیٹ میچنگ شوز پہینے وہ کوی پری لگ رہی تھی۔

وہ زندگی میں پہلی بار تیار ہوئی تھی۔

میک اپ کے نام پر صرف کاجل اور لپس اٹک ہی تھی

مگر پھر بھی وہ حسن کے چشمے پہوڑ رہی تھی۔

بیوٹیفل۔۔۔ ازلان نے بے اختیار تعریف کی۔

ازلان بھی کسی سے کم تھوڑی تھا۔۔۔ اس نے سفید رنگ کا کرتا شلوار زیب تن کیا ہوا تھا۔۔۔ ہلکی سی داڑھی۔ ایک طرف کو ڈھلکے ہوئے بال۔۔۔ اور سفید رنگت۔۔۔ وہ خود سے لاپرواہ تھا اور اسے لاپرواہی سے وہ ذینب کے دل پر تیر چلا جاتا تھا۔۔۔ ذینب اس پر دل و جان سے فدا تھی اور ♥😊 ازلان تو جان ہتھیلی پر رکھے پھرتا تھا

ذینب شرما کر نظریں جھکا گی۔۔۔

اب چلیں۔؟ ازلان نے مسرور ہو کر کہا

جی۔ ذینب نے مسکرا کر ہامی بھری۔۔

اور وہ دونوں اگلے ہی پل کوہ قاف کے پہاڑوں پر موجود تھے جہاں گرمی کے موسم میں بھی برف موجود

تھی۔۔ ذینب کو کچھ دکھای نہ دیا تو اس نے سوالہ نظروں سے ازلان کو دیکھا ازلان نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھاما اور انکھیں بند کرنے کو کہا

ذینب نے انکھیں بند کیں اور ازلان کے کہنے پر پھر سے کھولیں تو دنگ رہ گئی۔۔

ہر طرف لوگ ہی لوگ نظر آرہے تھے

ایک عظیم عالیشان سا محل سامنے موجود تھا۔۔ ہر طرف لوگ اڑتے ہوئے جا رہے تھے۔۔

ایک سے بڑھ کر ایک حسین۔۔ خوبصورت لڑکیاں۔۔ لمبے لمبے فراکوں میں ملبوس اٹھکیاں کرتیں ادھر ادھر جا رہی تھیں۔۔

ذینب یہ سب دیکھ کر بہت حیران ہوئی گئی۔۔

ازلان اسے لے کر محل کے اندر چلا گیا
محل اتنا عالیشان تھا۔۔ ذینب پلک جھپکنا بھول گئی۔۔
ازلان اسے ملکہ کے کمرے میں لے گیا۔۔
ملکہ ذینب سے ملیں اور ازلان کو مثبت جواب دے کر
خوش کر دیا
ازلان نے ذینب کو سارے علاقے کی سیر کروائی۔۔
وہ علاقہ عام انسان کی نظروں سے اوجھل مگر بہت
حسین تھا۔۔ ازلان اور ذینب جب واپس لوٹے تو وہاں نکاح
کی تیاریاں شروع تھیں۔۔ ازلان نے ذینب کو سجے ہوئے تخت
پر بٹھایا اور خود اس کے سدھ بیٹھ گیا

ایک مولوی جن نے کابوت اور ذنیرا کا نکاح پڑھوایا اس کے بعد ذینب کی طرف آکر اس سے نکاح کی اجازت مانگی

ذینب نے چونک کر ازلان کو دیکھا ازلان نے اشارے سے اسے تسلی دی

ذینب نے ڈرتے ہوئے اجازت دی اور اس طرح دو جوڑے شادی کے بندھن میں بندھ گئے۔۔



ازلان نے رات کے تقریباً تین بجے ذینب کو گھر چھوڑا۔۔

ازلان اپ مجھے ساتھ کب لے جائیں گے اور بھائی بھابھی کا کیا ہوگا

ذینب نے ازلان سے سوال کیا

میری جان تم پریشان مت ہو بہت جلد سب ٹھیک ہو
جائے گا میں نے سب سوچ کر رکھا ہے کل دن کو میرا
انتظار کرنا میں خوشخبری لے کر اوں گا۔

ازلان نے ذینب کا ہاتھ تھام کر کہا۔

ذینب نے مسکرا کر سر ہلایا اور ازلان الوداع کہہ کر وہاں
سے غائب ہو گیا۔

ذینب نے چینج کیا اور خوبصورت سپنے دیکھتی سکون
سے سو گئی۔ مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ اگے اس کا
سکون برباد ہونے والا ہے۔۔۔



❖❖ کوہ قاف کا سردار

قسط 13

♥۔ رائیٹر۔ مونہ رضوان

Second last episode 😊



ازلان ذینب کو گھر چھوڑ کر لوٹ کر قبیلے آگیا۔۔ سب لوگ کابوت کی شادی پر کافی خوش تھے۔ ازلان اپنے کمرے میں جا کر لیٹ گیا۔ اس کی خوشی کی انتہا ہی نہ تھی۔ ذینب اس کی ہو چکی تھی اور اب وہ بہت جلد ذینب کو اپنے پاس لانا چاہتا تھا۔ اس نے کافی کچھ سوچ کر رکھا تھا مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ جو کچھ اللہ نے سوچ رکھا ہے وہ اس کی سوچ سے بالاتر ہے۔۔

وہ ابھی پوری طرح سویا نہیں تھا کہ اسے ذینب کی پکار سنائی دی۔۔ اس نے ازلان کو پکارا تھا مطلب وہ مشکل میں تھی۔۔

ازلان نے اپنا وہم سمجھا اور انکھیں موند لیں ایک جھٹکے سے وہ اٹھ بیٹھا۔۔ اوہ میرے خدا میں کیسے بھول گیا میں نے ذینب کا حصار نہیں بنایا مطلب شیاطین میری بو سونگھتے ہوئے ذینب تک پہنچ سکتے ہیں۔۔۔

یا اللہ بس آج بچا لے۔۔ ازلان دل میں ہی دعائیں کرتا ہوا ذینب کے گھر کی طرف چل پڑا۔



ذینب گہری نیند میں سو رہی تھی۔۔ اسے کسی نے جھنجھوڑ کر جگا دیا۔۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔

اس نے یہاں وہاں دیکھا تو کوی دکھای نہ دیا اس نے اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹکا اور سونے لیٹ گئی۔۔ ایک بار پھر کسی نے اسے جھنجھوڑا مگر اس بار وہ دیکھ سکتی تھی۔۔ کوی انتہائی خوفناک چہرے والا شخص کھڑا تھا۔۔ ذینب کے دل سے بے اختیار ازلان کا نام نکلا۔۔ ذینب ساکت سی اسے دیکھ رہی تھی۔ بولنے کی حس ختم ہی ہو گئی تھی۔۔

اس خوفناک مخلوق نے ذینب کو بازو سے پکڑا اور ہواؤں میں لے کر اڑنے لگا۔۔

ذینب نہ کوی حرکت کر سکی نہ ہی بول سکی اس کا جسم مفلوج ہو گیا تھا۔ خوف سے کانپ رہی تھی۔۔

وہ خوفناک مخلوق اسے لے کر ایک غار میں گیا اور وہاں پھینک کر لوٹ گیا۔۔ ذینب کا سر غار کی دیوار کے ساتھ ٹکرایا اور وہ وہیں ہوش سے بے گانہ ہو گئی۔۔



ازلان جب ذینب کے کمرے میں پہنچا تو وہاں کوی موجود نہیں تھا۔ ازلان نے غصے اور بے بسی سے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔

غصے سے اس کی آنکھیں لالہو چکی تھیں اور وہ اپنی اصلی روپ میں آگیا تھا۔۔

وہ دوبارہ قبیلے گیا اور ملکہ کو پوری بات بتای۔ ملکہ نے اسے ایک گھوری سے نوازہ اور بولی

ازلان تم نے اخر چلہ کیوں کاٹا ہے؟؟

ملکہ کی بات پر ازلان چونکا۔۔ واقعی وہ بھول گیا تھا کہ اس کے پس چلہ کاٹنے سے جو طاقتیں ای تھیں ان سے وہ اسانی سے ذینب کو ڈھونڈ سکتا تھا۔

ازلان نے ملکہ کے ہاتھ چومے اور کچھ جنات سپاہی لے کر روانہ ہو گیا۔۔



ذینب کی آنکھ کھلی تو وہ اسی غار میں موجود تھی۔ پتا نہیں وہ کتنے وقت سے غار میں موجود تھی۔ اسے پیاس محسوس ہو رہی تھی۔۔ اس کا حلق خشک ہو چکا تھا۔۔ وہ

اٹھی اور دروازہ ڈھونڈنے گی۔۔ سر میں درد کی ٹھیسیں
اٹھنے لگیں تھیں۔۔

وہ ابھی دروازہ ڈھونڈنے کی کوشش کر ہی رہی تھی کہ
کسی نے غار کا دروازہ کھولا تیز روشنی سے ذینب کی
انکھیں چندیا گی۔۔ اس نے بمشکل انکھیں کھولیں۔۔
انے والے کو دیکھ کر اس کی انکھیں حیرت سے کھل
گی۔۔
ازلان۔۔

ذینب بھاگ کر ازلان کے سینے سے جا لگی۔۔

تم ٹھیک ہو ذینب۔۔؟ ازلان نے اس کے چہرے کو
تھامافراط

ہاں بس وہ سر میں درد ہے۔

ذینب سے سر کو تھام کر کہا

تم فکر مت کرو اج ان سب کا خاتمہ کر کے ہی جاؤں گا

الان نے غصے سے دانت پیس کر کہا

اپ یہاں کیسے پہنچے

ذینب نے ازلان سے سوال کیا

میں نے تمہاری بو سونگھی تھی

ازلان اپنی قوتوں سے ذینب کی بو محسوس کر سکتا تھا

وہ مضبوط حصار میں تھی مگر وہ حصار توڑنے میں

کامیاب ہو گیا تھا اور شیائین کو اس بات کا علم ہو چکا

تھا تپھی وہ تیاری کے ساتھ ازلان سے ٹکرانے ا رہے تھے

--وہ نہیں جانتے تھے کہ ازلان نے چلہ کاٹ کر وہ سب

طاقتیں حاصل کر لیں بہیں جن سے وہ چٹکیوں میں ان کو مسل دے گا۔۔۔

ذینب تم جاو۔۔ ازلان نے ذینب کو ایک مخاوظ جن کے حوالے کیا اور جن کو کچھ باتیں بتا کر روانہ کر دیا۔۔

.....

لیوسفر اپنی فوج کے ہمراہ جنگ کے لیے تیار تھا۔ ازلان نے کابوت کے دماغ کو پیغام بھیجا کہ وہ کچھ فوج لے کر شیاطین کے قبیلے پہنچے۔ کابوت کچھ دیر میں کافی بڑی فوج لے کر پہنچ گیا۔ یہ غار وہ تھا جس میں کابوت کو قید کیا گیا تھا۔ کابوت اور ازلان اپنی فوج لے کر میدان میں پہنچ گے

..شیطانوں نے خوب زور لگایا ..مگر مسلم جنات زیادہ
حاوی ہو رہے تھے..ازلان نے کئی شیطانوں کو ٹھکانے لگایا
..سب شیطان بوکھلا گئے ..کافی سارے مسلم جنات بھی
شہید ہوئے . کابوت بھی کافی زخمی ہو گیا تھا...



ذینب کو محافظ گھر لے گئے ..اس محافظ نے سدرو اکبر
اور ثناء کو ایک جگہ اکھٹا کیا اور انکھیں بند کرنے کا
کہا..سب نے انکھیں بند کیں اور کھولنے پر خود کو ایک
عالیشان گھر میں پایا
یہ کس کا گھر ہے۔

سدرہ نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھ کر جن سے پوچھا

سردار ازلان نے حکم دیا تھا کہ اپ کو یہاں پہنچا دوں۔ یہ گھر اپ سب کا ہے وہاں جنگ ختم ہوتے ہی سردار یہاں پہنچ جائیں گے۔۔

مخافظ نے تفصیل بتایا

کیا سچ۔؟؟

اکبر نے حیرت سے پوچھا

جی بھائی ازلان نے مجھے بھی رات میں کسی خوشخبری کا بولا تھا شاید یہی بات تھی۔۔

ذینب نے بھی مسکرا کر کہا اس نے کسی کو اپنے ساتھ

ہوئے حادثے کے بارے میں نہیں بتایا

سییی۔۔ ذینب کے سر میں درد کی ٹھیس اٹھنے پر وہ کراہ کر رہ گیا

کیا ہوا ذینب۔؟ اکبر نے گھبرا کر پوچھا

وہ کچھ نہیں بس گر گی تھی باتھ میں تو سر پر چوٹ ا
گی

ذینب نے خود کو نارمل کیا

اوہ یہ تو خون پہہ کر خشک ہو گیا ہے سدرہ تم مرہم
لگاؤ۔۔۔

اکبر نے سدرہ کو مخاطب کیا تو وہ جی کہہ کر ذینب کو
ایک کمرے میں لے گی۔۔

تم یہیں ہو؟؟

اکبر نے جن سے پوچھا

جی میں اپ سب کا محافظ ہوں۔۔ میں ہر وقت موجود
رہوں گا کوی بھی کام ہو تو بتایے گا۔۔

جن نے کہا اور غایب ہو گیا

ثناء کافی حیرانگی سے سب دیکھ رہی تھی

ابو یہ کیا تھا؟؟

ثناء کی حیرت میں ڈوبی اواذ ای

وہ وہ بیٹا یہ جن تھا ذینب کا محافظ مطلب ہمارا

محافظ۔۔۔

اکبر نے ثناء کو ساری بات بتای جس پر ثناء کافی حیران

ہوئی مگر انکھوں دیکھا وہ بھی جھٹلا نہیں سکتی تھی۔



گھر کافی بڑا اور عالیشان تھا۔۔ان کو وہاں رہتے دو دن ہو

گئے تھے۔۔اکبر کو جن صاحب نے ایک ہوٹل کھول دیا تھا

جس میں اب اکبر نے کام شروع کیا تھا۔۔راتوں رات اس

بوٹل کے وجود پر لوگ کافی حیران تھے مگر کوی حقیقت نہیں جانتا تھا۔۔ اکبر نے سب سے یہی کہا تھا کہ میں نے رات کو کافی سارے مزدور لگائے تھے پیسے سے سب کچھ ممکن ہے۔۔ سو لوگوں نے بھی یقین کر لیا۔۔

ذینب ازلان کا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی مگر وہ نہیں لوٹا تھا اسے کافی پریشانی لاحق تھی وہ بروقت دعا میں مصروف رہتی۔۔



پے در پے وار کرنے پر شیطان دم دبا کر بھاگ کھڑے ہوئے اور ہر بار کی طرح کچھ مسمان بھی ہوئے جن میں لیوسیف کی خاص خادمہ چنبیلی بھی شامل تھی۔۔ یہ

جنگ تقریباً دو دن تک جاری رہی تھی۔۔ کیوں کہ شیطان
تعداد میں کافی زیادہ تھے۔۔ آخر کار
مسلمانوں کی جیت ہوئی تھی۔۔۔

ازلان اپنے ساتھیوں سمیت قبیلے لوٹا۔۔ قبیلے میں
خوشی کا سماں تھا۔ جیت پر سب خوش تھے۔۔ ازلان کافی
حد تک ٹھیک تھا مگر کابوت کافی زخمی ہو چکا
تھا۔۔ تمام جنات کو طبی امداد دی جا رہی تھی۔۔ ازلان اب
جلد از جلد ذینب کو قبیلے واپس لانا چاہتا تھا اسلیے اس
نے ملکہ سے بات کی۔۔ ازلان نے اپنے ذمہ کے کچھ کام
ٹمٹانے تھے۔۔ ذینب کی طرف سے وہ بے فکر تھا کیوں کہ
اس نے محافظ جن مقرر کیے ہوئے تھے اس لیے اس نے
ارام سے کچھ دن گزارے۔۔۔



❖❖❖ کوہ قاف کا سردار

_قسط_14

♥_رائیٹر_مونہ رضوان

Last Episode ❖❖❖❖❖

ذینب ازلان کے لیے کافی پریشان تھی۔ تین دن سے اس کا کچھ پتا نہیں تھا۔ وہ اداس سی لان میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔ سدرہ پاس رکھے بودوں میں پانی ڈال رہی تھی۔۔ چھٹی کی وجہ سے سب لوگ گھر پر تھے۔ ثناء کچن میں کھٹ پٹ کر رہی تھی اور اکبر کمرے میں سونے میں مشغول تھے۔۔ صبح کے تقریباً دس بج رہے تھے۔۔

ذینب ازلان کی کوی خبر نہیں ہے؟؟

سدرہ نے گم سم بیٹھی ذینب سے پوچھا
نہیں بھابھی ابھی تک تو نہیں۔

ذینب نے اپنا لٹکا ہوا چہرہ اور زیادہ لٹکا لیا۔

اچھا اللہ خیر کرے تم اداس نہ اس جن سے پوچھو نا جو
ہماری حفاظت پر ہوتا ہے یاد کرو تو حاضر ہو جاتا ہے
سدرہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انکھیں گھما کر کہا
ذینب مسکرا کر سدرہ کو دیکھنے لگی۔

کتنی بدل گئی تھی سدرہ جب سے ثناء کے ساتھ وہ
حادثہ ہوا تب سے سدرہ کو احساس ہو گیا تھا کہ بیٹیاں
سبکی سانجھی ہوتی ہیں ان کی عزت کی حفاظت کرنی
چاہیے۔

اوہ ذینب تمہیں پتا ہے شکیل کا کیا ہوا؟؟

سدرہ نے کچھ یاد انے پر کہا

نہیں کیوں خیریت۔؟

ذینب نے انکار کیا

ارے اکبر بتا رہے تھے کہ وہ اپنے گھر پر تھا تو کسی نے اسے خوب مارا اور مزے کی بت ہے کہ کوی بھوت تھا جس نے شکیل کو مارا اسے کے ہاتھ پیر توڑ دیے بے چارہ اب بھیک مانگتا ہے۔۔ ان کے ہوٹل پر آیا تھا تو اس نے بتایا سدرہ نے منہ ٹیڑھا میڑھا کر کے کہا

ہمم لگتا ہے ازلان نے اسے بھی نہیں چھوڑا

ثناء جو ابھی لان می ای تھی سدرہ کی بات پر جواب دیا

ذینب کسی گہری سوچ میں غرق ہو گی تھی

سلام عرض کرتا ہوں --

اچانک مخافظ جن نمودار ہوا تو سب نے چونک کر اسے
دیکھا

اکبر بھی لان میں اگیا --

کیا ہوا بھوت جی---

سدرہ نے مخبفظ سے پوچھا

جن نے بے زارگی سے سدرہ کو دیکھا اور ایک تھیلا ذینب
کے حوالے کیا

یہ لیں سردار ازلان نے بھیجا ہے اج شام کو وہ لینے ا رہے

ہیں اس لیے اپ تیار رہیں

جن پیغام دے کر غایب ہو گیا

بیہیں؟

کیا مطلب ذینب؟ اکبر نے ذینب کی طرف رخ کر پوچھا

بہای میں ازلاں کے ساتھ جا رہی ہوں ان کی دنیا میں

ذینب نے خوش ہوتے ہوئے کہا

پاگل ہو کیا وہ انسان نہی ہے کیا تم اس سے شادی کرنا

چاہتی ہو؟

اکبر نے ذینب کو کندھوں سے تھام کر کہا

بہای ہمارا نکاح ہو چکا ہے اور اج وہ مجھے لینے ا رہی ہیں

میں ان سے محبت کرت ہوں بس

ذینب نے تڑپ کر کہا اور کمرے میں چلی گی

سدرہ سمجھاو اسے یہ کیا کر رہی ہے

اکبر نے سدرہ سے کہا

اکبر اپ رہنے دیں وہ جو چاہتی ہے کرنے دیں ویسے بھی
وہ بھوت بیمن مار ہی نہ دیں کہیں

سدرہ نے یہاں وہاں دیکھ کع سرگوشی کی



ذینب بالکل دلہن کی طرح سچی تھی۔۔پنک کلر کا ایک
جالی دار لانگ فراک پہنے سر پر ہمرنگ حجاب کیے ہلکے
سے میک اپ میں وہ پری سے کم نہیں لگ رہی تھی
ثناء نے اسے تیار ہونے مں مدد کی تھی۔۔

کاف سمجھانے کے بعد اکبر اس شرط پر مانا تھا کہ ازلان
ذینب کو ملو بنے ضرور لایا کرے گا۔۔

ذینب اج بہت خوش تھی رات کے اٹھ بج رہے تھے جب
ازلان اپنے ساتھ کچھ ساتھیوں کو لے کر ہال میں نمودار
ہوا۔۔

اکبر اور سدرہ نے ان کا استقبال کیا اور کچھ دیر ملنے
ملانے کے بعد ازلان ذینب کو باہوں میں بھر کر قبیلے کی
جانب بڑھ گیا

ذینب نے چہرہ ڈھکا ہوا تھا ازلان اسے دیکھ نہیں سکا تھا
قبیلے پنچ کر محل کے دروازے پر ان دونوں کا کافی
شاندار استقبال ہوا۔۔ملکہ نے انہیں دعائیں دیں اور
ذنیرا ذینب کو ازلان کے کمرے میں چھوڑ آئی۔۔



کمرہ کافی بڑا اور شاندار تھا۔ ذینب بیڈ پر بیٹھی ازلان کا انتظار کر رہی تھی۔۔

کمرے کا دروازہ کھول کر ازلان اندر داخل ہوا۔

اسلام و علیکم۔۔

وعلیکم سلام۔۔ ذینب نے بہت ابستہ سے جواب دیا

ازلان اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا

یہ گھونگھٹ کیوں نکالا ہے ؟

ازلان نے منہ پُور کر کہا

تاکہ آپ اٹھائیں اور مجھے منہ دکھای دیں

ذینب نے مسکرا کر کہا

اچھا جی یہ لو۔۔ازلان نے اس کا گھونگھٹ اٹھایا۔ایک پل کو وہ ساکت ہو گیا ذینب پر کافی روپ چڑھا تھا

وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔ازلان نے بے اختیار اس کے ماتھے پر لب رکھ دیے
ذینب نے شرما کر نظریں جھکا لیں
یہ تمہارا تحفہ

ازلان نے ایک ڈبہ سامنے کیا۔۔

ذینب نے جب ڈبہ کھولا تو حیران رہ گئی
وہ بیروں کا خوبصورت سیٹ تھا۔۔

ازلان یہ کتنا پیارا ہے اففف

ذینب نے خوش ہو کر کہا

ایسے بہت سارے ذیور الماری میں پڑے ہیں اور بہت ساری کپڑے بھی ہیں جو میں نے خاص تمہاری لیے بنوائے ہیں۔۔

ازلان نے اسے خوش دیکھ کر کہا
سچی۔۔

ذینب خوشی سے اٹھ اور الماری کھول کر دیکھنے لگی الماری کافی بڑی تھی اس میں خوبصورت کپڑے اور جیولری تھی۔۔ ایک سے ایک سینڈلز اور میک اپ کا سامان تھا۔۔ ذینب خوشی سے سب دیکھ رہی تھی۔۔ اس کی نظر ایک چھڑی پر اٹک گئی۔۔ وہ ایک سونے کی سنہری چھڑی تھی۔۔

یہ کیا ہے ؟

ذینب نے ازلان کی طرف رخ کر کے پوچھا

یہ میری بیوی کے لیے خاص تحفہ ہے یہ جادوی چھڑی

ہے۔۔ تم انسان ہو نا تو ضرورت پڑے گی

ازلان نے انکھ دبا کر کہا

اوہ ازلان اپ کتنے اچھے ہیں۔۔ ذینب بے اختیار ازلان کے

گلے لگ گئی

۔۔ ازلان ذینب کو بچوں کی طرح خوش دیکھ کر سکون

محسوس کر رہا تھا۔۔ آخر وہ اس کی زندگی تھی۔۔ اور وہ

اسے بہت ساری خوشیاں دینا چاہتا تھا۔۔ ذینب ازلان کے

سینے میں چھپی ہوئی خود کو خوش قسمت ترین لڑکی

سمجھ رہی تھی۔۔ اسے اپنی قسمت پر رشک تھا۔۔ ازلان

نے اس سے وفا کی تھی۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی
😊❤️ باہوں میں دنیا جہاں سے بے خبر پر سکون تھے



❖❖ [ختم شدت]

تو یہ کہانی ختم ہوئی
کیسا لگا یہ ناول۔۔ میں نے بہت محنت کی ہے۔ اور آپ
سب کے رسپانس سے بہت بہت خوشی ہوئی
آپ سب کی محبتوں کا بہت شکریہ آپ نے مجھے
سپورٹ کیا۔۔ اللہ آپ کو خوش و خرم رکھے اور اپنے
حفظ و امان میں رکھے آمین

دعاوں میں یاد رکھیں اگلے ناول میں ملاقات ہو گی
انشاء اللہ

❖❖❖ مونہ رضوان

THE WEB SIS NOVELS